اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

جلد ۷۳/۳۸ ۔ بدھ
نمبر ۳۷
سیرۃ النبی ﷺ نمبر

۱۱ ربیع الاوّل ۱۴۰۵ ہجری
۵ فتح ۱۳۶۳ ہش
۵ دسمبر ۱۹۸۴ء

مسعود احمد دہلوی
مدیر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ کامل انسان اور کامل نبی ہیں

دُنیا کا حقیقی نور وہی تھا جس نے دنیا کو تاریکی میں پاکر وہ روشنی عطا کی کہ اندھیری رات کو دن بنا دیا

وہی رسول جس نے وحشیوں کو انسان بنایا اور انسانوں سے با اخلاق اور با اخلاق انسانوں سے باخدا انسان

اے سب لوگو اٹھو اور گواہی دو کہ اس صفت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں

"دنیا میں ایک رسول آیا تاکہ ان بہروں کو کان بخشے کہ جو نہ صرف آج سے بلکہ صدہا سال سے بہرے ہیں۔ کون اندھا ہے اور کون بہرا وہی جس نے توحید کو قبول نہیں کیا اور نہ اس رسول کو کہ جس نے نئے سرے سے زمین پر توحید کو قائم کیا۔ وہی رسول جس نے وحشیوں کو انسان بنایا اور انسان سے با اخلاق انسان۔ یعنی سچے اور واقعی اخلاق کے مرکزِ اعتدال پر قائم کیا اور پھر با اخلاق انسان سے باخدا ہونے کے الٰہی رنگ سے رنگین کیا۔ وہی رسول ہاں وہی آفتاب صداقت جس کے قدموں پر ہزاروں مردے شرک اور دہریت اور فسق اور فجور کے جی اٹھے اور عملی طور پر قیامت کا نمونہ دکھلایا۔۔۔ جس نے مکہ میں ظہور فرما کر شرک اور انسان پرستی کی بہت سی تاریکی کو مٹایا۔ ہاں دنیا کا حقیقی نور وہی تھا جس نے دنیا کو تاریکی میں پاکر فی الواقع وہ روشنی عطا کی کہ اندھیری رات کو دن بنا دیا۔۔۔۔ اگر کسی نبی کی فضیلت اس کے ان کاموں سے ثابت ہو سکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو اٹھو اور گواہی دو کہ اس صفت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔۔۔"

(انجام آتھم اشتہار)

"وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا۔۔۔۔ وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا۔ جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اُس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ"

(اتمام الحجۃ ص۲۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۱۱ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ
۵ فتح ۱۳۶۳ ہش

نبی اکرمؐ کی عدیم النظیر قوتِ قدسیہ کا اعجاز

سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، فخرِ اوّلین و آخرین، افضل الرسل آنحضور نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا کُل انبیاء سے افضل ہونا اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ آنحضورؐ ہی وہ وجودِ اقدس ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے اکمل ترین اور ہمیشہ قائم رہنے والی شریعت عطا کر کے تمام نوعِ انسانی کی طرف رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور اس غرض سے مبعوث فرمایا کہ تا نوعِ انسانی کو دینِ واحد پر جمع کیا جائے۔ یہ وہ انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام ہے جو جملہ انبیاء میں سے صرف اور صرف آنحضورؐ ہی کو عطا ہوا۔

چونکہ آنحضور کل انبیاء علیہم السلام سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ اسی لئے آپؐ کی خداداد قوتِ قدسیہ بھی سب انبیاء سے بڑھ کر اور ہر لحاظ اور ہر اعتبار سے عدیم النظیر تھی آپؐ نے اپنی اس عدیم النظیر قوتِ قدسیہ کے زیرِ اثر اپنے صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں انقلابِ عظیم برپا کر دکھایا۔ آپؐ نے ان کے دلوں میں ایمان کو ایسا راسخ کیا اور معرفتِ الٰہی سے انہیں ایسا بہرہ ور فرمایا کہ انہوں نے آپؐ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خدا تعالےٰ اور اس کے دینِ متین کی راہ میں کفارِ مکہ کے ہاتھوں ایسے انسانیت سوز مظالم کمال درجہ صبر و استقامت سے برداشت کئے کہ جن کا تصور کر کے آج بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے ہر ظلم برداشت کیا لیکن ایمان کو سینے سے لگائے رکھا اور اس سے کسی حال میں بھی دستبردار نہیں ہوئے۔ حتیٰ کہ انہوں نے اس راہ میں جان کی بھی پروا نہیں کی۔

تاریخ کا ہر طالب علم (خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب اور ملک و قوم سے ہو) جانتا ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے قدسی صفات صحابہ کرامؓ کو کفارِ مکہ کے ہاتھوں ایسے ایسے انسانیت سوز مظالم سہنا اور برداشت کرنا پڑے کہ تاریخ عالم میں مذکور ظلم و ستم کا بڑے سے بڑا واقعہ بھی ان اذیتوں کے آگے ہیچ ہے۔ کون نہیں جانتا کہ جب ٹھیک دوپہر ہو جاتی اور عرب کی تیز دھوپ ریتلی زمین کو جلتا ہوا توا بنا دیتی تو کفارِ مکہ بعض غریب و بے کس صحابہؓ کو اسی توے پر لٹا دیتے۔ چھاتی پر بھاری پتھر رکھ دیتے کہ کروٹ نہ بدل سکنے پائیں۔ بدن پر بالو بچھاتے کسی کو لوہے کو آگ پر گرم کر کے اس سے داغتے، کسی کو دہکتے کوئلوں پر لٹا کر اذیت پہنچاتے اور کسی کو پانی میں غوطے دے دے کر حال سے بے حال کر دیتے۔ ان سب مظالم کو قبولِ حق کی پاداش میں انہوں نے صبر و استقامت سے برداشت کیا اور کرتے چلے گئے لیکن ایمان پر آنچ نہ آنے دی۔

حضرت خبابؓ بن الارت (جنہیں دہکتے کوئلوں پر چت لٹا کر اس وقت تک اٹھنے نہیں دیا گیا جب تک کہ انگارے ٹھنڈے نہ ہو گئے) کی پیٹھ پر پڑنے والے داغوں کو کون فراموش کر سکتا ہے اور حضرت بلالؓ کو تپتی ہوئی ریت پر لٹائے جانے اور سینے پر پتھر کی سل رکھے جانے کے باوجود ان کے منہ سے نکلنے والی احد احد کی آوازیں یقیناً فضائے بسیط کی لہروں میں آج بھی محفوظ ہیں۔ کتنے ہی تھے جنہیں بے دردی سے برچھے مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ لیکن ایک بھی نہیں تھا جس نے ایسی ناقابلِ برداشت اذیتوں سے تنگ آ کر حق سے ایک لمحہ کے لئے منہ پھیرا ہو۔

آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عدیم النظیر قوتِ قدسیہ سے فیض یاب اور نورِ ایمان سے منور ہونے والوں نے سابقہ امتوں کے افراد کی طرح یہ نہیں کہا کہ لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا (البقرہ آیت ۶۲) بلکہ انہوں نے کچھ کھائے بغیر بخوشی بھوکا اور پیاسا رہنا قبول کیا لیکن حق کو کسی حال میں بھی ترک کرنے پر آمادہ نہ ہوئے کس کو مجال انکار ہے۔ اس تاریخی حقیقت سے کہ جب کفارِ مکہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو شعبِ ابوطالب کی گھاٹی میں محصور کر کے اردگرد کڑا پہرہ لگا دیا کہ کھانے کی کوئی چیز ان تک نہ پہنچ سکے۔ تو صحابہؓ نے اس محاصرہ کی حالت میں چند دن اور چند ہفتے نہیں بلکہ مسلسل تین سال انتہائی صبر آزما حالات میں بسر کئے۔ درختوں کے پتے کھا کھا کر گزارہ کیا۔ بیمار پڑ گئے، بھوک برداشت کر کر کے لاغر ہو گئے۔ یہ سب اذیتیں اور مصائب جھیلے لیکن ایمانی کمزوری نہیں دکھائی بلکہ ان کے ایمان پہلے سے بھی زیادہ پختہ اور مضبوط ہو گئے۔

انہوں نے بنی اسرائیل کی طرح یہ نہیں کہا کہ فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝ (المائدہ آیت ۲۵) بلکہ جب ہجرت کے بعد کفارِ مکہ لشکر جرار لے کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے اور آنحضورؐ نے صحابہؓ سے مشورہ طلب فرمایا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم موسےٰ کے اصحاب کی طرح نہیں ہیں کہ آپؐ کو یہ جواب دیں کہ تو اور تیرا خدا جا کر لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ آپؐ جہاں بھی چاہتے ہیں چلیں ہم آپؐ کے ساتھ ہیں۔ ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن آپؐ تک نہیں پہنچ سکے گا۔ جب تک ہماری لاشوں پر سے نہ گزرے اور اس ذات کی قسم ہے جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اگر آپؐ ہمیں سمندر میں کود جانے کو کہیں تو ہم کود جائیں گے اور ہم میں سے ایک بھی فرد پیچھے نہیں رہے گا اور آپؐ انشاء اللہ ہم کو لڑائی میں صابر پائیں گے اور ہم سے وہ بات دیکھیں گے جو آپؐ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے گی — اور حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اپنی اس بات کو سچا کر دکھایا۔ وہ قربانی کے جانوروں کی طرح ذبح ہو گئے اور دین کی راہ میں پروانوں کی طرح جانیں فدا کر دکھائیں۔ ان کے پائے ثبات میں ذرہ بھر بھی تو لغزش نہیں آئی۔

یہ سب اعجاز تھا آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر قوتِ قدسیہ اور آپؐ کے فیضِ صحبت کا۔ آنحضورؐ کے زیرِ تربیت آ کر ان میں ایسا انقلابِ عظیم آیا کہ وہ صبر و ثبات، عزم و استقلال اور ہمت و شجاعت کے پیکر بن گئے اور زمین پر ہوتے ہوئے عالمِ بالا کی مخلوق نظر آنے لگے۔ حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر قوتِ قدسیہ اور اس کے زیرِ اثر رونما ہونے والے انقلابِ عظیم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ بات کسی سمجھ دار پر مخفی نہیں ہوگی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زادبوم ایک محدود جزیرہ نما ملک ہے جس کو عرب کہتے ہیں جو دوسرے ملکوں سے ہمیشہ بے تعلق رہ کر گویا ایک گوشۂ تنہائی میں پڑا رہا ہے۔ اس ملک کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے بالکل وحشیانہ اور درندوں کی طرح زندگی بسر کرنا اور دین اور ایمان اور حق اللہ اور حق العباد سے بے خبر محض ہونا، اور سینکڑوں برسوں سے بت پرستی اور دیگر ناپاک خیالات میں ڈوبے چلے آنا، اور عیاشی اور بدمستی اور شراب خوری اور قمار بازی وغیرہ فسق کے طریقوں میں انتہائی درجہ تک پہنچ جانا، اور قزاقی اور خونریزی اور دختر کشی اور یتیموں کا مال کھا جانے اور بے گانہ حقوق دبا لینے کو کچھ گناہ نہ سمجھنا۔ غرض ہر ایک طرح کی بری حالت اور ایک نوع کا اندھیرا اور ہر قسم کی ظلمت و غفلت عام طور پر تمام عربوں کے دلوں پر چھائی ہوئی ہونا، ایک ایسا واقعہ مشہورہ ہے کہ کوئی متعصب مخالف بھی بشرطیکہ کچھ واقفیت رکھتا ہو اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور پھر یہ امر بھی ہر ایک منصف پر ظاہر ہے کہ وہی جاہل اور وحشی اور یاوہ اور ناپاک طبع لوگ ..... قرآن کو قبول کرنے کے بعد کیسے ہو گئے اور کیونکر تاثیرات کلام الٰہی اور صحبت نبی معصومؐ نے تھوڑے ہی عرصہ میں ان کے دلوں کو یکسر ایسا بدل کر دیا کہ وہ جہالت کے بعد معارف دینی سے مالامال ہو گئے اور محبت دنیا کے بعد الٰہی محبت میں ایسے کھوئے گئے کہ اپنے وطنوں، اپنے مالوں، اپنے عزیزوں، اپنی عزتوں اپنی جان کے آراموں کو اللہ جل شانہ کے راضی کرنے کے لئے چھوڑ دیا۔"

(سرمہ چشم آریہ ص ۲۴-۲۵ حاشیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیع الشان مقام حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کی نظر میں

تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

جہاں تک اخلاقِ فاضلہ و شمائل حسنہ نفسِ انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاق کاملہ تامہ نفسِ محمدی میں موجود ہیں

کسی کے لیے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لیے زندہ ہے ★

نوع انسان کے لیے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لیے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول۔ اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لیے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لیے زندہ ہے۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۳)

"مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُر حکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔" (اربعین ۱ صفحہ ۳)

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں نہیں تھا، وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا، صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا۔" (صفحہ ۱۶۰۔ صفحہ ۱۶۱ روحانی خزائن جلد ۵)

"اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمام ان اخلاقِ فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے۔ اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ تو خلق عظیم پر ہے۔ ..... جہاں تک اخلاقِ فاضلہ و شمائل حسنہ نفسِ انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاق کاملہ تامہ نفسِ محمدی میں موجود ہیں۔ سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجے کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۸ حاشیہ در حاشیہ ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

وہ پہلا نبی جو سارے زمانے کا درد لے کر آیا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے

اس شان کا نبی دنیا میں پہلے کبھی نہیں آیا جو ساری دنیا سے برابر ہمدردی رکھتا ہو

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو گے تو دنیا کی ہر قسم کی بدی سے پاک ہو گے

آپ کی تعلیم میں زندگی کے سارے اچھے پہلو موجود ہیں اور زندگی کے سارے بد پہلوؤں سے نجات بخشی گئی ہے

"جتنا زیادہ کسی نبی کو اپنی قوم سے جتنا زیادہ یا زیادہ وسیع تر دائرے میں پیار ہوتا ہے اتنی اس پر ذمہ داری ڈالی جاتی ہے اس شان کا نبی پہلے کبھی آیا نہیں تھا جو ساری دنیا سے برابر ہمدردی رکھتا ہو۔ اگر ایک قوم سے ہمدردی رکھنے والا شخص ہو اور اس کے اوپر غیر قوموں کی ذمہ داری ڈال دی جائے تو ایسی مثال ہوگی جیسے ظالم سوتیلی ماں کے سپرد دوسرے بچے کر دیئے جائیں یا ظالم نہ سہی پھر بھی سوتیلی ماں سوتیلی ماں ہی ہوتی ہے اور اگر ان کو سوتیلی ماں کی طرف سے تکالیف نہ بھی پہنچیں تب بھی بچوں کو پورا اعتماد نہیں ہوتا اس لئے خدا تعالیٰ نے نبیوں پر اتنی ہی ذمہ داریاں ڈالیں جتنا وہ درد رکھتے تھے۔ اور جتنا وسیع کوئی نبی درد رکھتا تھا اتنی اس قوم کی ذمہ داریاں اس پر ڈالی گئیں۔ وہ پہلا نبی جو سارے زمانے کا درد لے کے آیا وہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے ..... حضرت نعمانؓ بن بشیر روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مومنوں کو آپس میں رحم میں ایک دوسرے سے محبت میں اور لطف و احسان کا سلوک کرنے میں ایک جسم کی طرح پاؤ گے۔ جب ایک عضو شکایت کرتا ہے تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے اور زبانِ حال سے شکایت کرتا ہے .... اس کا سارا جسم جواب دیتا ہے ..... راتوں کو جاگ کر اور بخار کے ذریعے یعنی یہ کبھی نہیں ہوا کہ کسی کا گھٹنا سوجا ہو تو دماغ کہے میں تو آرام سے سوتا ہوں، مجھے کیا پرواہ ہے گھٹنا سوجا ہے تو کیا فرق پڑتا ہے۔

دراصل اس حدیث میں حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اپنا نقشہ ہے۔ جیسا کوئی انسان ہوتا ہے ویسا ہی دوسرے پر حسن ظن رکھتا ہے اور ہر ایک شخص کے تصورات اپنی ذات سے پھوٹا کرتے ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا بعینہٖ یہ مزاج تھا اور آپ کے سچے متبعین کا بھی یہی مزاج ہوتا چلا آیا ہے اور یہی رہے گا۔" (الفضل ۹ اکتوبر ۱۹۸۲ء ص ۳)

"..... نبی اُمّی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم .... (نے) جس نظر سے اس دنیا کو دیکھا۔ جس طرح اس نے دنیا میں رہ کر دنیا سے پاک زندگی بسر کی اور حیات روحانی کا ایک عظیم الشان نمونہ قائم فرمایا، اگر تم اس رسولؐ کی پیروی کرو گے تو تم بھی دنیا کی ہر قسم کی بدی سے پاک رہو گے، اس کے شر سے بچے رہو گے اور اس کے نیک پہلوؤں سے استفادہ کرنے کے اہل قرار دیئے جاؤ گے ..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مساعی کا خلاصہ ..... یہ ہے۔ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ آپ ہمیشہ نیک کاموں کا حکم دیا کرتے تھے یَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ اور بُرے کاموں اور بدیوں سے روکتے رہے یعنی تمام زندگی آپ نے ہمیشہ نیک احکام جاری فرمائے اور بُرے کاموں سے روکا، اور اپنے ماننے والوں پر طیبات کو حلال کیا اور خبائث کو حرام قرار دیا۔ یعنی آپ کی تعلیم میں زندگی کے سارے اچھے پہلو موجود ہیں اور زندگی کے سارے بد پہلوؤں سے نجات بخشی گئی ہے۔"

(الفضل ۲۱ نومبر ۱۹۸۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے چار پہلو

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ربوہ

ربیع الاوّل کے مبارک مہینہ کی بارہ تاریخ کو حضرت سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ عام طور پر یہ رواج ہے کہ لوگ اپنے عزیزوں اور بڑی شخصیتوں کے یوم پیدائش مختلف تقریبات کی صورت میں منایا کرتے ہیں۔ ایسی رواجی تقریبات محض ایک رسم کا رنگ رکھتی ہیں۔ ان کے پیچھے کوئی مفید مقصد عام طور پر نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے ماحول میں ایسی تقریبات چنداں اہمیت نہیں رکھتیں اور نہ ہی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت بالکل مختلف رنگ رکھتا ہے۔ اس میں مقصود ہماری سمجھ کے مطابق صرف یہی ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے تذکرے ہوں۔ اس غرض کے لئے جماعت احمدیہ گزشتہ نصف صدی سے بڑے اہتمام اور باقاعدگی کے ساتھ سیرت کے جلسے منعقد کرتی چلی آ رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے بہت سے خاص اور امتیازی پہلو ہیں جو اور کسی شخصیت میں پائے جانے ممکن نہیں۔ اس وقت صرف چار پہلوؤں کا تذکرہ کیا جائے گا۔

(۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات اس پہلو سے پوری انسانیت اور ساری کائنات میں لاثانی اور بے مثال ہے کہ آپ کی ذات میں انسانی سیرت کا ہر پہلو اور ہر شعبہ موجود ہے۔ اور دنیا کے ہر انسان کے لئے آپ کی سیرت میں روشنی اور راہنمائی کا سامان موجود ہے۔ کوئی ادنےٰ غلام اور چاکر ہو یا دنیا کا بڑے سے بڑا بادشاہ یا شہنشاہ ہو۔ کوئی انتہائی تنگ دست، اور قلاش انسان ہو یا دنیا کا امیر کبیر دولت مند کوئی علم کے زیور سے خالی اور امی محض ہو یا بڑے سے بڑا فاضل اور علوم کے سمندروں کا شناور ہو غرضیکہ ہر سطح اور ہر رنگ، و نسل کے انسان کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مکمل ہدایت اور راہنمائی کا کام دے سکتی ہے۔ اور اس قسم کی جامعیت اور ہمہ گیری کسی اور انسان کی زندگی میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ اور نہ ایسا ممکن ہے کہ تمام صفاتِ انسانیہ کا جامع وجود دنیا میں پیش کیا جا سکے۔

پس ایسے ہی وجود کی سیرت سے راہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے جو دنیا میں ہر قسم کے حالات میں سے گزرا ہو اور اس کی زندگی کا کوئی گوشہ ادھورا اور نامکمل نہ ہو۔

(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کا دوسرا انتہائی اعلیٰ اور یکتا پہلو یہ ہے کہ تمام اخلاقِ حسنہ کے نہ صرف آپؐ جامع ہیں بلکہ آپؐ کا ہر خلق انتہائی کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ ایسا کمال کہ جس سے آگے انسانی تصور سوچ بھی نہیں سکتا۔ دنیا کی دیگر بڑی بڑی شخصیات جنہوں نے اپنے کردار اور نمونہ سے لوگوں کو متاثر کیا ان کے کردار کا دائرہ نہ تو ہمہ گیر تھا اور نہ ہی انتہا اور کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے کسی بھی پہلو کو لیں وہ قرآنی ارشاد اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ انتہائی عظمت اور کمال سے متصف ہے آپؐ کا صبر اور قوت برداشت دنیا کے پہاڑوں سے بھی زیادہ عظیم اور غیر متزلزل تھا۔ آپؐ کا علم ناپیدا کنار سمندر تھا۔ آپؐ کا پیار شفقت اور رحمت کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ تمام عالمین کو اس نے اپنے احاطہ میں لیا ہوا ہے جیسا کہ فرمایا

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

پس سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عدیم المثال پہلو تقاضہ کرتا ہے کہ جس سیرت میں انسانیت اپنے معراج کو پہنچی ہوئی ہے کہ جس سیرت میں انسانیت اپنے معراج کو پہنچی ہوئی ہے اس سیرت کا تذکرہ بار بار ہو اور انسان ہر آن اس کی روشنی میں منزل حیات پہ رواں دواں رہے۔

یہ انسانی فطرت کا تقاضہ ہے کہ وہ ناقص اور ادنیٰ کی طرف متوجہ نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ وہ اپنی اصلیت کھو چکی ہو۔ دنیا کی بڑی سے بڑی شخصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک پا کو بھی نہیں پہنچتی پھر ایسے لوگوں کے یوم پیدائش منانے میں کیا فائدہ اور کون سی حکمت ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ پہلو بھی قابل غور ہے کہ جس

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

نبیِ پاکؐ کی لب پر ہیں مدحتیں کیا کیا

نبیِ پاکؐ کی لب پر ہیں مدحتیں کیا کیا
ملی ہیں مجھ کو مقدر سے رفعتیں کیا کیا

وہ جو ہے باعثِ تخلیقِ کائناتِ جمال
بشر کو بخشی گئیں اُس سے طلعتیں کیا کیا

حضورِ دوست وہ فائز ہوا شبِ معراج
عطا ہوئی ہیں بہ لطف اسکو قربتیں کیا کیا

وہ آیا رحمۃ للعالمین بن کے یہاں
جلو میں لے کے وہ آیا ہے رحمتیں کیا کیا

خدائے منعم و منّان کی طرف سے ندیم
کرم سے بخشی گئیں اس کو نعمتیں کیا کیا

یہ باغِ حسنِ تخیّل کھلے ہیں کیا کیا پھول
ملی ہیں اس سے تخیّل کو نکہتیں کیا کیا

اُسی کے لطف سے امت ہے اسکی فخرِ امم
وگرنہ ماضی میں گزری ہیں اُمتیں کیا کیا

نہ اس سا کوئی ہوا ہے نہ حشر تک ہوگا
عطا بشر کو ہوئیں اس سے عظمتیں کیا کیا

رہے گا حشر تک جاری یہ اس کا چشمۂ فیض
یہ لطفِ دوست ملیں اس کو برکتیں کیا کیا

وہ جس کے در پہ ہیں خم شرق و غرب کے سلطاں
بیاں میں کیا کروں ہیں اسکی سطوتیں کیا کیا

وہ رازدارِ رموزِ خدائے کون و مکاں
ملی ہیں اس کو ازل سے بصیرتیں کیا کیا

زہے نشاط کہ محمودؔ اور اس کی ثنا
زہے نصیب ملی ہیں مسرتیں کیا کیا

زہے شرف کہ مشرف ہوں میں بہ نعتِ نبیؐ
کرم سے اُس کے ملیں مجھ کو رفعتیں کیا کیا

(مولانا محمود احمد دانا صدر عربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقلیمِ روحانیت کا شہنشاہ

سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیس درخشندہ پہلو

حدیثِ نبوی کی روشنی میں

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ

وہ پاک محمدؐ ہے سب ہی کا حبیب آقا
انوارِ رسالت ہیں جس کی چمن آرائی
مجبوبی و رعنائی کرتی ہیں طواف اس کا
قدموں پہ نثار اسکی جمشیدی و دارائی
نبیوں نے سجائی ہے جو بزمِ مہ و انجم
واللہ اسی کی ہے سب انجمن آرائی
دن رات درود اس پر، ہر ادنیٰ غلام اس کا
پڑھتا ہے بصد منت جپتے ہوئے نام اس کا

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

ایک فقرہ میں سیرت رسولؐ کا سمندر

دسویں صدی ہجری کے ایک بزرگ حضرت علی بن برہان الدین الحلبیؒ کے نزدیک خدائے عزوجل کی طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی ایک ہزار نام ہیں۔

(سیرت حلبیہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۸)

ان ناموں میں ایک آسمانی نام "قاب قوسین" بھی ہے (النجم ع ۱)

جس کے معنوں کی رُو سے مقامِ محمدیت کی تفصیلات کی کوئی حد و بست نہیں۔ مگر اس کا خلاصہ تصوف کے زاویہ نگاہ سے یہ ہے کہ آپؐ دنیائے روحانیت کے شہنشاہ ہیں۔ ایسے ارفع ترین مقام کے شمائل خود میرے آقا محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زبان کے سوا بھلا کون بیان کر سکتا ہے؟ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منجملہ بے شمار احسانات و تلطفات کے یہ احسان عظیم بھی ہے کہ آپؐ نے ایک فقرہ میں اپنی سیرت کے بیس عدیم المثال پہلوؤں پر بلیغ اور رُوح پرور انداز میں روشنی ڈال کر سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔

شیرِ خدا سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔

سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ سُنَّتِہٖ فَقَالَ اَلْمَعْرِفَۃُ رَأْسُ مَالِیْ وَالْعَقْلُ اَصْلُ دِیْنِیْ وَالْحُبُّ اَسَاسِیْ وَالشَّوْقُ مَرْکَبِیْ وَذِکْرُ اللّٰہِ اَنِیْسِیْ وَالثِّقَۃُ کَنْزِیْ وَالْحُزْنُ رَفِیْقِیْ وَالْعِلْمُ سِلَاحِیْ وَالصَّبْرُ رِدَائِیْ وَالرِّضَاءُ غَنِیْمَتِیْ وَالْعَجْزُ فَخْرِیْ وَالزُّھْدُ حِرْفَتِیْ وَالْیَقِیْنُ قُوَّتِیْ وَالصِّدْقُ شَفِیْعِیْ وَالطَّاعَۃُ حَسْبِیْ وَالْجِھَادُ خُلُقِیْ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ..... وَثَمَرَۃُ فُؤَادِیْ فِیْ ذِکْرِہٖ وَغَمِّیْ لِاَجْلِ اُمَّتِیْ وَشَوْقِیْ اِلٰی رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ"

("الشفاء" صفحہ ۸۱ تالیف حضرت قاضی ابوالفضل عیاضؒ بن موسیٰ اندلسی)

ترجمہ:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سے حضورؐ کی سنت کے بارے میں سوال کیا۔ فرمایا۔ معرفت میرا سرمایہ، عقل میرے دین کی بنیاد، محبت میری اساس، شوق میری سواری، ذکرِ الٰہی میرا مونس، وثوق میرا خزانہ، غم میرا رفیق، علم میرا ہتھیار، صبر میری چادر، رضا میری غنیمت، عاجزی میرا فخر، زہد میرا پیشہ، یقین میری قوت، صدق میرا سفارشی، احکامِ الٰہی کی اطاعت میرا حسب، جہاد میری عادت، میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ ذکرِ الٰہی میرے دل کا پھل ہے، میرا غم میری امت کے لئے اور میرا شوق اپنے رب عزوجل کی جانب ہے۔

(۱) اَلْمَعْرِفَۃُ رَأْسُ مَالِیْ

معرفت میرا سرمایہ ہے

اگرچہ تمام انبیاءؑ بحرِ معرفت کے غواص ہیں مگر معرفت کا انتہائی معراج حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا۔ مورخین نے یہ حیرت انگیز بات لکھی ہے کہ آنحضورؐ نے بطنِ مادر سے جلوہ افروزِ عالم ہونے کے بعد پہلا کلمہ اور وصال کے وقت ایک ہی بات کہی اور وہ تھی "جَلَالُ رَبِّیَ الرَّفِیْعُ"

(سیرت حلبیہ جلد ۱ صفحہ ۹۲ جلد ۳ صفحہ ۴۶۸)

میرے رب کا جلال بڑی رفعتوں والا ہے۔

یہ فقرہ صرف نبیوں کے سردار ہی کو زیب دیتا ہے۔ کیونکہ آپؐ کی زندگی کا ایک ایک سانس عرفانِ الٰہی کی منازلِ سلوک طے کرنے میں گذرا ؎

فرش سے جا کر لیا دم عرش پر
مصطفےٰ کی سیرِ روحانی تو دیکھ

"عرش" تو دراصل آپؐ کا نقطۂ آغاز تھا ورنہ بقول حضرت مصلح موعود:

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو وہ انسان ہیں جو ایک سیکنڈ میں کروڑوں میل خدا تعالےٰ کے قرب میں بڑھ جاتے ہیں"

(خطبہ ۱۱ فروری ۱۹۴۴ء)

(۲) اَلْعَقْلُ اَصْلُ دِیْنِیْ

عقل میرے دین کی بنیاد ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل جس قدر آسمانی کتب و صحائف کا نزول ہوا ان کے احکام میں عقل، فلسفہ اور دلیل کو کوئی بنیادی حیثیت حاصل نہیں تھی۔ وجہ یہ کہ انسانیت ابھی عہدِ طفولیت میں سے گذر رہی تھی۔ لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک کے آغاز ہی سے وہ جوانی کے دور میں داخل ہو گئی۔ اس لئے آپؐ کا لایا ہوا آخری دین اس ہدایت سے لبریز ہے کہ انسان کا فرض ہے کہ خدا تعالےٰ کی عطا کردہ عقلی استعدادوں سے ہر میدان میں بھرپور فائدہ اٹھائے۔ ہاں عقل کے بارے میں یہ بات ضرور یاد رہے کہ

؎ یہ تو خود اندھی ہے گر نورِ الہام نہ ہو

(۳) اَلْحُبُّ اَسَاسِیْ

محبت میری اساس ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین کی حیثیت سے کائنات کے ذرہ ذرہ کے محسنِ اعظم ہیں اور آپؐ کی محبت و شفقت کا دامن ازل سے ابد تک پھیلا ہوا ہے اور زمان و مکان کی سرحدوں سے بالا ہے۔ آپؐ بحرِ کرم ہیں، بحرِ عظیم، جود و سخا میں ابرِ بہار اور فیض و عطا میں سراجِ منیر ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ کیا خوب فرماتے ہیں:۔

آں ترحمہا کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے

وہ مہربانیاں جو مخلوق نے حضورؐ سے دیکھیں وہ کسی نے اس جہان میں اپنی ماں سے بھی نہیں پائیں۔

(۴) اَلشَّوْقُ مَرْکَبِیْ

شوق میری سواری ہے

سورۃ والنازعات میں صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بتایا گیا ہے کہ وہ دینی خدمات کے لئے ہر قسم کی محنت برداشت کرتے ہیں مگر ایک وقت آئے گا جب وہ روحانی سمندر کے تیراک ہو جائیں گے اور نیکیاں ان سے طبعی مناسبت پیدا کر لیں گی تب ان میں یہ شوق پیدا ہو جائے گا کہ ہم نیکی کے میدانوں میں آگے ہی آگے بڑھتے جائیں۔

یہ انقلابی کیفیت آنحضرتؐ کے صحابہؓ میں تو تدریجاً پیدا ہوئی مگر آنحضور صلی اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیہ وسلم نے "اَلشَّوْقُ مَرْکَبِیْ" کے الفاظ سے بتایا ہے کہ آپؐ تو ابتداء ہی سے ذوق و شوق کے نئے سے نئے مدارج طے کر رہے ہیں گویا دوسروں کی روحانیت کا اختتام جس مرحلہ پر ہوتا ہے وہاں سے آپؐ کے بلند مقام کا آغاز ہوتا ہے۔

۵۔ ذِکْرُ اللّٰہِ اَنِیْسِیْ

ذکر الٰہی میرا مونس ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دعا کرتے تھے "اَللّٰھُمَّ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ" (جامع الصغیر للسیوطی جلد ۱ صفحہ ۱۵۶)

الٰہی مجھے ایک لحظہ کے لئے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔ یہ لطیف دعا بتلاتی ہے کہ ذکر الٰہی آپؐ کی روح اور جان تھی جس سے ایک لحظہ کا تغافل بھی آنحضورؐ کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر کے آتے ہی آپؐ کو جوش آجاتا تھا اور آپؐ کے لفظ لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ عشق الٰہی کا دریا آپؐ کے اندر لہریں مار رہا ہے"

(سیرت النبیؐ عکسی صفحہ ۴۸)

(۶) اَلثِّقَۃُ کَنْزِیْ

وثوق میرا خزانہ ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا تعالیٰ کے مظہر اتم تھے اس لئے آپؐ کو اپنے مولا کا ایک بے مثال عرفان حاصل تھا اور آپؐ خدائی بشارتوں کے اعتبار سے وثوق و یقین کے اس بلند ترین اور محکم مینار پر قائم تھے جس کی کوئی مثال انبیاء سابق میں نہیں پائی جاتی۔ طائف میں سنگباری سے آپؐ کا جسم اطہر خون سے تر بتر ہو جاتا ہے۔ مگر ایمان و عرفان کا یہ عالم ہے کہ اہل طائف کے بالآخر حلقہ بگوش حق ہونے کا یقین رکھتے ہوئے ان کے جلد تر ہدایت پا جانے کی دعا اور التجا کرتے ہیں۔ ؎

الٰہی رحم کر طائف کے گم گشتہ مکینوں پر
بجھا دے رحمتوں کے پھول پتھر ملی زمینوں پر

(۷) اَلْحُزْنُ رَفِیْقِیْ

غم میرا رفیق ہے

محبت الٰہی اور کیفیت حزن دونوں لازم و مروم ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک بار فرمایا کہ قرآن مجید مجھ پر غم کی حالت میں اترا ہے تم بھی اسی صورت میں تلاوت قرآن کیا کرو۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ تو بوڑھے ہو گئے ہیں فرمایا مجھ کو سورہ ھود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، اور سورہ شمس نے بوڑھا کر دیا ہے۔ حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم اس چیز کو جان لو جس کو میں جانتا ہوں تو تم بہت روؤ اور تھوڑا ہنسو (بخاری) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبد مومن کے آنکھ سے خشیت الٰہی سے نکلنے والا آنسو آگ کو حرام کر دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

۸۔ اَلْعِلْمُ سِلَاحِیْ

علم میرا ہتھیار ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امی محض تھے مگر خدا تعالیٰ نے آپؐ کے مبارک ہونٹوں پر علوم و معارف کے غیر محدود اور ابدی چشمے جاری کر دیئے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ؎

بر لبش جاری ز حکمت چشمہ
در دلش پُر از معارف کوثرے

آنحضرتؐ کے لب مبارک سے حکمت کا چشمہ جاری ہے اور حضورؐ کے دل میں معارف سے پُر ایک کوثر ہے۔

(۹) اَلصَّبْرُ رِدَائِیْ

صبر میری چادر ہے

ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کو جو تکالیف راہ حق میں پہنچیں اگر ان کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش آمدہ حوادث و مصائب کے پہاڑوں کو رکھا جائے تو آنحضورؐ کے دکھوں کا پلڑہ بھاری رہے گا۔ بایں ہمہ جس صبر عظیم کا نمونہ آپؐ کی ذات اقدس نے پیش فرمایا اس کی کوئی نظیر تاریخ عالم میں نہیں پیش کی جا سکتی اور نہ ان اخلاق کا نمونہ کہیں ڈھونڈے سے مل سکتا ہے جو آپؐ کے وجود باجود سے ظہور میں آئے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"یہ امر اچھی طرح نہ کھلا کہ مسیحؑ کا صبر اور حلم اختیاری تھا یا اضطراری تھا۔ کیونکہ مسیحؑ نے اقتدار اور طاقت کا زمانہ نہیں پایا تا دیکھا جاتا کہ اس نے اپنے موذیوں کے گناہ کو عفو کیا یا انتقام۔ برخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ صدہا مواقع میں اچھی طرح کھل گئے۔ اور امتحان کئے گئے اور ان کی صداقت آفتاب کی طرح روشن ہو گئی۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۰، صفحہ ۲۶۳ حاشیہ نمبر ۱۱)

(۱۰) اَلرِّضَاءُ غَنِیْمَتِیْ

رضا میری غنیمت ہے

سید المرسلین رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم رضا بالقضاء کے جس بے نظیر مقام پر فائز تھے اس کا اندازہ آنحضورؐ کی اس درد انگیز مناجات سے بخوبی ہو سکتا ہے جو حضورؐ نے طائف سے واپسی پر اپنے مولا کے حضور کی۔ آنحضرتؐ کے لفظ لفظ سے ایک طرف طائف کے غنڈوں اور بدسگالوں کے خونی مظالم کا نقشہ بھی سامنے آجاتا ہے وہاں آپؐ کی رضا بالقضاء کا پہلو بھی نمایاں ہو جاتا ہے۔ آپؐ نے عرض کیا:۔

"اے میرے رب میں اپنی کمزوری کی تیری جناب میں شکایت کرتا ہوں اور اپنی بے چارگی کا تیرے آستانہ پر گلہ گذار ہوں میری ذلت تیری نظر سے پوشیدہ نہیں، جس قدر چاہے سختی کر میں راضی ہوں جب تک تو راضی ہو جائے مجھ میں بجز تیرے کوئی قوت نہیں۔"

(السیرت الحلبیہ اور دوسری تواریخ)

۱۱۔ اَلْعَجْزُ فَخْرِیْ

عاجزی میرا فخر ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے بڑھ کر فیضان الٰہی ہوا اور سب سے بڑھ کر عاجزی فروتنی اور انکسار کا نمونہ بھی آپؐ ہی نے دکھلایا آنحضورؐ کی عجز و نیاز سے بھری ہوئی دعاؤں سے انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے اور یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ خاکساری اور تذلل اور کسر نفسی کی لازوال مملکت کا آسمانی تاجدار سوائے آپؐ کے کوئی نہیں۔ کیا دنیا میں کسی عارف نے ان الفاظ میں دعا کی ہے کہ

"اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَرٰی مَکَانِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ لَا یَخْفٰی عَلَیْکَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِیْرُ الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِہٖ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْمِسْکِیْنِ وَاَبْتَھِلُ اِلَیْکَ اِبْتِھَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِیْلِ وَاَدْعُوْکَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِیْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَکَ رَقَبَتُہٗ وَفَاضَتْ لَکَ عَبْرَتُہٗ وَذَلَّ لَکَ جِسْمُہٗ وَرَغِمَ لَکَ اَنْفُہٗ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِکَ شَقِیًّا وَّکُنْ بِیْ رَءُوْفًا رَّحِیْمًا یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَیَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ"

(جامع الصغیر للسیوطیؒ جلد ۱ صفحہ ۵۶)

؎ ہر کہ عارف تر است ترساں تر

(۱۲)۔ اَلزُّھْدُ حِرْفَتِیْ

زہد میرا پیشہ ہے

ان مبارک الفاظ کی وجد آفریں تشریح حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود و مہدی موعود کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے بے شمار خزائن کے دروازے آنحضرتؐ پر کھول دیئے سو آنجنابؐ نے ان سب کو خدا کی راہ میں خرچ کیا اور کسی نوع کی تن پروری میں ایک حبہ بھی خرچ نہ ہوا نہ کوئی عمارت بنائی نہ کوئی بارگاہ تیار ہوئی بلکہ ایک چھوٹے سے کچے کوٹھے میں جس کو غریب لوگوں کے کوٹھوں پر کچھ بھی ترجیح نہ تھی۔ اپنی ساری عمر بسر کی۔۔۔۔۔۔ سونے کے لئے اکثر زمین پر بستر اور رہنے کے لئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا اور کھانے کے لئے نان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو یا فاقہ اختیار کیا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۰ - ۲۶۳ حاشیہ نمبر ۱۱)

(۱۳) الیقین قوتی

یقین میری قوت ہے

سیرت نبوی کے بے شمار واقعات آنحضرت کے یقین کامل پر شاہد ناطق ہیں۔ خونی دشمن غار ثور کے منہ تک آن پہنچا ہے مگر آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے پُرجلال لب و لہجہ میں فرماتے ہیں لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (التوبہ) غم مت کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ مَا اظنک باثنین اللہ ثالثہما۔

(۱۴)۔ الصِّدْقُ شَفِیْعِیْ

صدق میرا سفارشی ہے

سلسلہ انبیاء میں آنحضورؐ ہی کو یہ عظمت و جلالت مرتبت حاصل ہے کہ عہد شباب میں ملک بھر میں آپؐ کو ہر شخص امین اور صادق کے نام سے پکارتا تھا لہٰذا ہم استعارہ کی زبان میں کہہ سکتے ہیں کہ صداقت و امانت جب مجسم ہوکر رونق آرائے عالم ہوئی تو اس کا نام محمدؐ رکھا گیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۱۵) اَلطَّاعَۃُ حَسَبِیْ

اطاعت میرا حسب ہے

خدائے عزوجل سے عاشقانہ تعلق بندۂ مومن کے قلب و روح پر خالق حقیقی کا تخت قائم کرلیتا ہے اس منزل پر اس کا جسم اور روح دونوں ہی مجسم اطاعت بن جاتے ہیں یہ روحانی کمال اپنی پوری شان کے ساتھ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے ہر گوشے میں نمایاں نظر آتا ہے۔ آپؐ کی شان اطاعت مصائب اور فتوحات ہر دو زمانہ میں سورج کی طرح چمک رہی ہے۔

دنیا کی تاریخ بتلاتی ہے کہ مفتوح شہروں میں داخلہ کے وقت دنیا کے ہر فاتح کا سر فخر و ناز سے بلند ہو گیا اور بادشاہان جہاں نے اپنے رعب و داب اور قوت و شوکت کا سکہ بٹھانے کے لئے کھوپڑیوں کے مینار بنا دیئے مگر دنیا کا وہ سب سے بڑا فاتح (جس کے آستانے پر ہر زمانہ میں کروڑوں چاکر ادنیٰ غلاموں کی طرح سر جھکائے حاضر رہے ہیں اور آج بھی موجود ہیں) جب دس ہزار قدوسیوں کے جلو میں فاتحانہ شان کے ساتھ وادیٔ مکہ میں داخل ہوا تو اس کی روح حمد و شکر سے لبریز ہو کر سجدہ ریز تھی اور سر مبارک جھکا ہوا تھا۔

(سیرت ابن ہشام)

(۱۶) اَلْجِہَادُ خُلُقِیْ

جہاد میری عادت ہے

قرآن و حدیث کی رو سے جہاد کی کئی اقسام ہیں۔ جہاد بالنفس۔ جسے جہاد اکبر کا نام خود آنحضرتؐ نے دیا۔ جہاد بالمال۔ جہاد بالسیف اور جہاد کبیر جو قرآنی اصطلاح میں اشاعت قرآن سے تعبیر ہے۔ ہمارے آقا و مولا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے ہر میدان میں اپنی عظمت کے جھنڈے گاڑ دیئے اور استقلال اور شجاعت اور پامردی کے ایسے ایسے نمونے دکھائے کہ دنیا کے بڑے بڑے مفکر اور مستشرق آج بھی حیرت زدہ رہ جاتے ہیں۔ جہاد بالقرآن ہی کو لیں تو اس میں آپؐ کی امتیازی شان تسلیم کرنا پڑتی ہے۔ بدبخت یہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدترین دشمن تھے مکہ والوں نے انہی کی پشت پناہی میں غزوۂ احزاب کے موقع پر چڑھائی کی تھی۔ ان بدنصیبوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر بلا کر شہید کرنے کی بھی سازش کی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ استقلال تھے آپؐ اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کے مدینہ میں قائم مدارس اور مذہبی مراکز میں بنفس نفیس تشریف لے جاتے اور خدا کا پیغام پہنچاتے تھے۔

آنحضرتؐ کا مطمح نظر دعوت الی اللہ سے معاذ اللہ کوئی اپنی مسند اقتدار جمانا نہیں بلکہ خدائے ذوالعرش کی آسمانی بادشاہت کا زمین کے چپے چپے پر قیام تھا۔ خدا تعالیٰ کا اپنے اس محبوب ترین رسولؐ کو یہ حکم تھا:۔

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ

(المائدہ آیت ۶۸)

یا رسول اللہ اپنے رب کی طرف سے جو کلام نازل کیا گیا ہے اسے تمام لوگوں تک پہنچا دو۔

(۱۷) قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے

جیسا کہ بعض اکابر امت نے وضاحت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عظیم الشان نام عبداللہ ہے یعنی خدا کا بندہ اور یہ نام خود قرآن میں مذکور ہے نماز اور عبادت کے باب میں آپؐ اپنی نظیر آپؐ تھے۔ فرائض پنجگانہ کے علاوہ سنن و نوافل کی انتالیس رکعتیں روزانہ معمولاً ادا فرماتے۔ رات کا اکثر حصہ عبادت شاقہ میں گذارتے یہاں تک کہ پائے مبارک پر ورم آجاتا تھا۔ بعض صحابہؓ نے عرض کی کہ حضورؐ یہ زحمت کیوں گوارا فرماتے ہیں ارشاد فرمایا کیا میں عبد شکور نہ بنوں۔ اگر کبھی کسی وقت کی سنت نماز دینی کاموں کے باعث چھوٹ جاتی تو اس کی قضا آپؐ ضرور پڑھتے ایک دفعہ ظہر و عصر کے درمیان کسی وفد کی آپؐ سے ملاقات تھی آپؐ ظہر کے بعد کی دو رکعت نہ پڑھ سکے نماز عصر کے بعد آپؐ نے ازواج مطہرات کے حجروں میں جاکر دو رکعت نماز ادا کی۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ آپؐ نے اس قضا کو تمام عمر ادا کیا۔

(مسند احمد و ابوداؤد و صحیح مسلم)

(۱۸) ثَمَرَۃُ فُؤَادِیْ فِیْ ذِکْرِہٖ

ذکر الٰہی میرے دل کا پھل ہے

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر الٰہی کے حیرت انگیز انقلابات و تاثرات پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے درج ذیل الفاظ میں روشنی ڈالی ہے:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں"

(برکات الدعا ص۱۱)

(۱۹) غَمِّیْ لِاَجْلِ اُمَّتِیْ

میرا غم اپنی امت کے لئے ہے

روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعض دعائیں پڑھیں اور پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ آپؐ اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ کہتے جاتے تھے اور آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب جاری تھا۔ (صحیح مسلم باب بکاءہ صلی اللہ علیہ وسلم لِاُمَّتِہٖ)

حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے مدینہ طیبہ روانہ ہوئے۔ مقام زد عرا کے قریب سواری سے اترے اور ہاتھ اٹھا کر دیر تک بارگاہ الٰہی میں دعا کی اور اپنی سجدہ گاہ کو آنسوؤں سے تر کر دیا۔ فارغ ہو کر صحابہؓ سے فرمایا

میں نے اپنی اُمت کی مغفرت کے لئے خدا سے دعا مانگی تھی جس کا ایک حصہ مقبول ہوا میں شکر کے لئے سجدہ میں گرا پھر مزید درخواست کی، اس نے وہ بھی قبول کی۔ میں سجدہ شکر بجالایا، اور پھر دعا و زاری کی اس نے اس کو بھی درجہ استجابت بخشا اور پھر میں سجدہ میں گر پڑا۔"

(سیرت النبیؐ جلد دوم ص۲۴۹، ص۳۵۰ از علامہ شبلی نعمانی)

(۲۰) شَوْقِیْ اِلٰی رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ

میرا اشتیاق اپنے پروردگار کی جانب ہے

اس حدیث مبارک کی روح پرور تشریح حضرت مصلح موعود کے ایمان افروز الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"جب موت قریب ہو تو اس وقت تو اکثر آدمی اپنے مشاغل کو یاد کرکر کے افسوس کرتے ہیں کہ اگر اور کچھ دن زندگی ہوتی تو فلاں کام بھی کرلیتے اور فلاں کام بھی کرلیتے جوانی میں اس قدر حرص نہیں ہوتی جس قدر بڑھاپے میں ہوجاتی ہے اور یہی خیال دامن گیر ہو جاتا ہے کہ اب بچوں کے بچے دیکھیں اور پھر ان کی شادیاں دیکھیں اور جب موت قریب آتی ہے تو اور بھی توجہ ہو جاتی ہے اور بہت سے لوگوں کا بستر مرگ دیکھا گیا ہے کہ حسرت و اندوہ کا مظہر اور رنج و غم

(باقی ص۲۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہؓ کرام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے عدیم المثال نظارے

(مکرم نصیر احمد صاحب قمر - جامعہ احمدیہ ربوہ)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ -

(الفتح : ۳۰)

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے خلاف بڑا جوش رکھتے ہیں۔ لیکن آپس میں ایک دوسرے سے بہت ملاطفت کرنے والے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی مومنوں کی باہمی للّٰہی محبت کے تین پہلو ہیں جن کا ذکر رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ - کے الفاظ میں کیا گیا ہے -

۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اصحابؓ کے ساتھ رحمت و شفقت

۲- صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار اور محبت -

۳- اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی باہمی الفت و مودت زیر نظر مضمون میں پہلے حصہ یعنی حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اصحابؓ کے ساتھ رحمت و شفقت کا مختصراً ذکر مقصود ہے

اس میں کچھ شک نہیں کہ صحابہ کرامؓ کو بھی حضور اکرمؐ سے انتہائی محبت تھی اور وہ جان و دل سے آپؐ پر قربان تھے لیکن ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و شفقت ان سب کی محبت پر حاوی اور غالب تھی - سچ تو یہ ہے کہ انہوں نے محبت کے سبق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سیکھے - اور ان کی باہمی الفت و مودت بھی حضورؐ ہی کے فیضان آپؐ کی قوتِ قدسیہ اور حسن و احسان کا نتیجہ تھا - چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس نعمت کو ہمیشہ یاد رکھنے اور اس کی قدر کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا -

یعنی تم اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے - پھر اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی اور تم اس کی نعمت کے نتیجہ میں آپس میں بھائی بھائی ہو گئے اس جگہ نعمت سے مراد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جنکی آمد سے یہ عظیم انقلاب رونما ہوا کہ وہ جو ایک دوسرے کے خون کے دشمن تھے ایک دوسرے پر اپنی جان نچھاور کرنے لگے اور ایک امام کے تابع اخوت کی لڑی میں پروئے گئے - انہوں نے باہمی الفت و مودت کی روشن اور درخشندہ مثالیں قائم کیں - انہوں نے پیار کا درس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی لیا تھا - محبت کے آداب اور الفت کے انداز حضورؐ سے ہی سیکھے تھے - آپؐ ہی نے انہیں تعلیم دی تھی کہ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ تم زمین والوں پر رحم کرو - آسمان والا تم پر رحم کریگا - اور جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں سے عزت سے پیش نہیں آتا وہ ہم میں سے نہیں - ایک مرتبہ فرمایا:-

تحابوا یرحمکم اللہ بینکم

ایک دوسرے سے ذات الٰہی کے واسطہ سے پیار کرو -

چنانچہ اسی قسم کی تعلیماتِ حسنہ تھیں جنہوں نے ان کے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کی اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ وہ خود براہ راست اپنے محبوب امام اور آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں اور شفقتوں سے فیضیاب ہو رہے تھے - حضورؐ کی شفقت بھری ایک نظر ان کی زندگی کی کایا پلٹ دیتی تھی - آپؐ کا محبت بھرا ایک جملہ ان کے لیے سرمایۂ حیات تھا یہی وجہ تھی کہ وہ پروانوں کی مانند آپؐ پر فدا تھے - ارشاد باری تعالیٰ ہے -

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ - (آلِ عمران)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رحمت کی وجہ سے تو ان سے نرمی سے پیش آتا ہے اور اگر تو درشت مزاج اور سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے اردگرد سے دور ہٹ جاتے -

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ کی مومنوں سے شفقت اور رحمت کو نہایت شاندار الفاظ میں اور بڑے مؤثر انداز میں بیان فرماتا ہے - چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے -

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(التوبہ : ۱۲۸)

"یعنی تمہارے پاس وہ رسول آیا ہے جو خاندان اور قبیلہ اور قوم کے لحاظ سے تمام دنیا سے بڑھ کر ہے اور سب سے زیادہ پاک اور بزرگ خاندان رکھتا ہے -"

"عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ"

یعنی یہ رسول تمہاری تکالیف کو دیکھ نہیں سکتا - وہ اس پر سخت گراں ہے اور اسے ہر وقت اس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں - یہ نبی ایسا مشفق ہے جو تمہارے رنج کو دیکھ نہیں سکتا :

حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ - تمہارے لیے ہر خیر کا بھوکا ہے - اور نہایت درجہ خواہشمند ہے کہ تم بلاؤں سے نجات پاؤ - بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ - مومنوں سے انتہائی شفقت کرنے والا اور بار بار رحمت کے ساتھ ان کی طرف جھکنے والا ہے -

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ ایک مثال اس مضمون کو اور بھی واضح اور روشن کر دیتی ہے - آپؐ نے فرمایا -

"مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى"

(مسلم کتاب البر والصلۃ)

یعنی مومنوں کی مثال باہمی محبت اور رحم اور شفقت کے لحاظ سے ایک جسم کی سی ہے جس کا اگر ایک حصہ بیمار ہو تو اس کی وجہ سے سارا جسم بے چینی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک الٰہی جماعتوں کے افراد کی باہمی محبت اور پیار اور رحمت و شفقت کے تعلقات کا ایک حسین اور دلکش نقشہ کھینچ رہا ہے - اور اگر سب ایمان والوں کی مثال ایک بدن کی سی ہے - تو یقیناً ان کا امام جو اوّل المؤمنین ہے اس بدن میں ایک دل کی سی حیثیت رکھتا ہے - جس طرح اگر بدن کے دُور کے حصہ پر بھی مثلاً ہاتھ یا پاؤں کی چھنگلی کے کنارے پر بھی کوئی زخم آئے تو دل اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے - اسی طرح الٰہی جماعتوں کا امام اپنے سچے پیروکاروں کے لیے ایک دردمند دل کی حیثیت رکھتا ہے - وہ ان کے دکھ اور تکلیف پر بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے وہ اکیلا ان سب کے لیے دھڑکتا ہے - اگرچہ سارا وجود ہی اس تکلیف میں شریک ہوتا ہے -

لیکن دل کی بے چینی اور اضطراب سب سے سوا ہوتا ہے - یہی وہ مضمون ہے جس کو عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے -

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحمان و رحیم آسمانی آقا کے رؤف و رحیم رسول تھے - آپؐ رحمۃ للعالمین تھے - آپؐ کی رحمت کا فیض ہر اسود و احمر انسان و حیوان بلکہ نباتات و جمادات پر بھی جاری ہے - لیکن اپنے اصحاب کے ساتھ آپؐ کی شفقت و محبت ان کی خیر و برکت کے لئے آپؐ کی تڑپ اور بے قراری، ان کی خوشحالی اور آسائش کے لئے آپؐ کی حرص اور تمنا کچھ اور ہی رنگ رکھتی ہے - یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک خوشنما وسیع و عریض گلستان ہے جس میں شفقت و رحمت کے دلکش اور حسین رنگا رنگ کے پھول کھلے ہیں اور "ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است" کے مصداق آپؐ کی شفقت کا ہر انداز منفرد اور جداگانہ ہے - اس کی اپنی ایک مہک ہے - بے مثل اور ممتاز - آپؐ کی حیات طیبہ ایسے لاتعداد واقعات سے مزین ہے اور "کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جا است" کے مطابق ہر واقعہ دل کی گہرائیوں میں اتر جانے والا ہے - اس گلزار محبت و رحمت کے چند پھول آپ کی خدمت میں پیش ہیں -

صحابہ کرام کو سب سے زیادہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے رحمت و شفقت کا حصول دعاؤں کے ذریعہ سے ہوا - وہ ہر دم آنحضورؐ کی دعاؤں کے محتاج تھے اور جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے صَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ - یعنی تو ان کے لئے دعا کر یقیناً تیری دعا ان کے لئے آرام اور راحت کا موجب ہے - وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضورؐ کی دعاؤں سے بیماریوں سے شفا پاتے تھے ان کی حاجتیں پوری ہوتی تھیں اللہ تعالیٰ کے فضل ان پر نازل ہوتے تھے دکھ درد سے انہیں نجات ملتی تھی اور انہیں دلی تسکین حاصل ہوتی تھی۔ چنانچہ حضورؐ نے بکثرت صحابہؓ کے لئے دعائیں کیں اور آپؐ کی دعاؤں کا دائرہ تمام ایمان والوں پر قیامت تک کے لئے حاوی تھا۔ صحابہؓ کے ہم و غم پر کبھی آپؐ کی رحمت کا پیمانہ یوں چھلکتا تھا۔

حضرت زیدؓ اور حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کی غزوہ موتہ میں شہادت کی خبر آئی تو چشم مبارک اشک آلود ہو گئی۔ آپؐ کا ایک نواسہ مبتلائے نزع ہوا۔ بیٹی کے بلانے پر چند صحابہؓ کے ساتھ وہاں تشریف لے گئے۔ بچہ آپؐ کی گود میں رکھ دیا گیا۔ وہ دم توڑ رہا تھا آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ایک صحابیؓ نے کہا "یا رسول اللہ! یہ کیا ہے" فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں رکھی ہے۔ خدا اپنے بندوں میں سے رحم دلوں ہی پر رحم کرتا ہے۔

ایک بار آپؐ حضرت سعدؓ بن عبادہ کی عیادت کو تشریف لائے۔ ان کی انتہائی ضعف کی حالت دیکھ کر فرمایا کہ "انتقال کر گئے" صحابہؓ نے کہا "نہیں یا رسول اللہ" محبت اور غم کی وجہ سے آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ آپؐ کو روتے دیکھ کر صحابہؓ بھی رو پڑے۔ آپؐ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسو اور دل کے غم کو منع نہیں کرتا لیکن (زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) اس سے عذاب ہوتا ہے۔

آپؐ کے اپنے بیٹے حضرت ابراہیم کی وفات کے وقت جب آپؐ کی آنکھوں سے اشک محبت جاری ہوئے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا "یا رسول اللہ! یہ کیا بات ہے۔ فرمایا "یہ رحمت و شفقت ہے" پھر فرمایا "آنکھ اشک ریز ہے۔ دل غمگین ہے لیکن ہم وہی کہیں گے جو ہمارے رب کی مرضی ہو۔ اے ابراہیم ہم تمہارے فراق میں بہت غمگین ہیں"۔

غوالی میں ایک عورت رہتی تھی، وہ بیمار پڑی اس کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی خیال تھا کہ وہ آج کسی وقت مر جائے گی۔ آپؐ نے لوگوں سے کہا کہ اگر وہ مر جائے تو میں جنازہ کی نماز خود پڑھاؤں گا اس کے بعد اسے دفن کیا جائے۔ اتفاق سے اس نے کچھ رات گئے انتقال کیا اس کا جنازہ جب تیار ہو کر لایا گیا تو آپؐ آرام فرما رہے تھے صحابہؓ نے اس وقت آپؐ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا اور رات کو ہی دفن کر دیا۔ صبح آپؐ نے دریافت فرمایا تو لوگوں نے واقعہ عرض کیا آپؐ یہ سن کر کھڑے ہو گئے اور صحابہؓ کو ساتھ لے کر دوبارہ اس کی قبر پر جا کر نماز جنازہ ادا کی۔

(سنن نسائی)

حضرت جریرؓ بیان کرتے ہیں ایک روز ہم حضورؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک پورا قبیلہ حاضر خدمت ہوا اس کی ظاہری حالت اس درجہ خراب تھی کہ کسی کے بدن پر کوئی کپڑا سالم نہ تھا۔ برہنہ تن، برہنہ پا، کھالیں بدن سے بندھی ہوئی، تلواریں گلوں میں پڑی ہوئی۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر آپؐ بے حد متاثر ہوئے۔ چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ اضطراب میں آپؐ اندر گئے باہر آئے پھر حضرت بلالؓ کو اذان دینے کا حکم دیا۔ نماز کے بعد آپؐ نے خطبہ دیا اور سب لوگوں کو ان کی امداد و اعانت کی تحریک فرمائی۔ (صحیح مسلم)

لوگوں کا تکلیف میں پڑنا آنحضورؐ پر سخت گراں گذرتا تھا۔ اس کا ایک پہلو مندرجہ ذیل واقعہ سے واضح ہو جاتا ہے۔

حضرت معاذؓ بن جبل ایک محلہ میں امامت کرتے اور نماز فجر میں لمبی لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔ ایک شخص نے حضورؐ سے شکایت کی کہ وہ اس قدر لمبی نماز پڑھتے ہیں کہ میں ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے قاصر رہتا ہوں۔ حضرت ابو مسعود انصاریؓ کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس قدر غضبناک نہیں دیکھا جس قدر اس موقع پر دیکھا۔ آپؐ نے لوگوں سے خطاب کر کے فرمایا "بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو لوگوں کو متنفر کر دیتے ہیں۔ جو شخص تم میں سے نماز پڑھائے مختصر پڑھائے۔ کیونکہ نماز میں بوڑھے کمزور، کام والے سبھی طرح کے آدمی ہوتے ہیں"۔

(بخاری)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک یہودی رہتا تھا جس سے میں قرض لیا کرتا تھا۔ ایک سال اتفاق سے کھجوریں نہیں پھلیں اور قرضہ ادا نہ ہو سکا اس پر پورا سال گذر گیا۔ بہار آئی تو یہودی نے تقاضا شروع کیا۔ اب کی مرتبہ بھی پھل کم آئے میں نے آئندہ فصل کی مہلت مانگی اس نے انکار کیا۔ میں نے آنحضرتؐ سے آکر تمام واقعات بیان کئے۔ آپؐ چند صحابہؓ کے ساتھ یہودی کے گھر تشریف لے گئے اور سمجھایا کہ مہلت دے دو۔ اس نے کہا ابوالقاسم میں کبھی مہلت نہ دوں گا" آپؐ نخلستان تشریف لے گئے اور ایک چکر لگا کر پھر یہودی کے پاس آئے اور اس سے گفتگو کی لیکن وہ کسی طرح راضی نہ ہوا۔ بالآخر آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ چبوترہ پر (جو مسقف تھا) فرش بچھا دو اس پر آرام فرمایا اور سو گئے۔ سو کر اٹھے تو پھر یہودی سے خواہش کی کہ مہلت دیدے اس شقی نے اب بھی نہ مانا۔ اب آپؐ درختوں کے جھنڈ میں جا کر کھڑے ہو گئے اور جابرؓ سے کہا کہ کھجوریں توڑنا شروع کرو آنحضرتؐ کی برکت سے اتنی کھجوریں نکلیں کہ یہودی کا قرضہ ادا کر کے بچ رہیں۔"

(بخاری)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غریب اور یتیم احباب سے انتہائی شفقت کا سلوک فرماتے تھے ان کے اخلاص اور محبت کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور مقابلہ میں انہیں دوسروں پر ترجیح دیتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک موقعہ پر حضرت زبیرؓ کی صاحبزادیاں اور حضرت فاطمہؓ حضورؐ کی خدمت اقدس میں گئیں اور اپنے افلاس و تنگدستی کی شکایت کر کے عرض کی کہ اب کی غزوہ میں جو کنیزیں آئی ہیں ان میں سے ایک دو ہم کو مل جائیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ بدر کے یتیم تم سے پہلے درخواست کر چکے ہیں۔

(ابو داؤد)

ایک دفعہ حضرت علیؓ نے کسی امر کی درخواست کی تو فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کہ میں تم کو دوں اور اہل صفہ کو اس حال میں چھوڑ دوں کہ وہ بھوک سے اپنے پیٹ لپیٹتے پھریں۔

(مسند احمد)

ایک صحابیؓ نے شادی کی۔ سامان ولیمہ کے لئے گھر میں کچھ نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ عائشہؓ کے پاس جاؤ اور آٹے کی ٹوکری مانگ لاؤ وہ گئے اور جا کر لے آئے۔ حالانکہ کاشانۂ نبوت میں اس ذخیرہ کے سوا شام کے کھانے کو کچھ نہ تھا۔

(مسند احمد)

آپؐ کے ساتھی مومنوں میں امیر بھی تھے غریب بھی۔ دولت مند اور فاقہ کش بھی۔ آزاد بھی اور غلام بھی۔ آپؐ کی رحمت و شفقت کا دامن سب کو اپنے اندر لئے ہوئے تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں مسجد نبویؐ میں بیٹھا تھا اور غریب مہاجر لوگ حلقہ باندھے ایک طرف بیٹھے تھے۔ اسی اثناء میں آپؐ تشریف لائے اور انہیں کے ساتھ مل کر بیٹھ گئے یہ دیکھ کر میں بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا "فقراء مہاجرین کو بشارت ہو کہ وہ دولتمندوں سے چالیس برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے"۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ یہ سن کر ان کے چہرے خوشی سے چمک اٹھے اور مجھے حسرت ہوئی کہ کاش میں بھی انہیں میں ہوتا!!

ذیل کا واقعہ ملاحظہ فرمایئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار اور شفقت کا کیسا پیارا اور منفرد انداز ہے۔

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بازار میں تشریف لے جا رہے تھے تو آپؐ کے ایک غریب صحابیؓ جو اتفاقی طور پر نہایت بدصورت بھی تھے گرمی کے موسم میں بوجھ اٹھا اٹھا کر ایک طرف سے دوسری طرف منتقل کر رہے تھے ایک تو ان کا چہرہ بدصورت تھا اور دوسری طرف گرد و غبار اور پسینہ کی وجہ سے وہ اور بھی بدنما نظر آ رہا تھا۔ عین اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں سے گذرے اور آپؐ نے ان کے چہرہ پر افسردگی کی علامتیں دیکھیں۔ آپؐ خاموشی سے ان کے پیچھے چلے گئے اور جیسے بچے آپس میں کھیلتے وقت چوری چھپے پیچھے کی طرف سے جا کر کسی دوست کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیتے ہیں اور پھر یہ امید کرتے ہیں کہ وہ اندازہ لگا کر بتائے کہ کس شخص نے اس کی آنکھیں بند کی ہیں۔ اسی طرح آپؐ نے ان کی آنکھوں پر جا کر ہاتھ رکھ دیا۔ اس نے اپنے ہاتھ سے آپؐ کے بازو اور جسم کو ٹٹولنا شروع کیا اور سمجھ لیا کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یوں بھی وہ سمجھتا تھا کہ اتنے غریب اتنے بدصورت اور اتنے بدحال آدمی کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اپنی محبت کا اظہار اور کون کر سکتا ہے یہ معلوم کر کے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس کے ساتھ اظہار محبت کر رہے ہیں اس نے اپنا مٹی آلودہ اور پسینہ سے بھرا ہوا جسم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کے ساتھ ملنا شروع کیا شاید وہ یہ دیکھتا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور آپؐ کا حوصلہ کتنا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے رہے۔ اور اس کو اس حرکت سے منع نہ کیا جب وہ جی بھر کے آپؐ کے کپڑوں کو خراب کر چکا۔ تو آپؐ نے مذاقاً فرمایا میرے پاس ایک غلام ہے کوئی اس کا خریدار ہے؟ آپؐ کے اس فقرہ نے اس بات کی طرف اس کی توجہ پھیر دی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کون مجھ کو قدر کی نگاہوں سے دیکھ سکتا ہے اور میں کس قابل ہوں کہ غلام بنا کر ہی مجھے کوئی خریدے اس نے افسردگی سے کہا یا رسول اللہ میرا خریدار دنیا میں کوئی نہیں آپؐ نے فرمایا۔ نہیں نہیں ایسا مت کہو تمہاری قیمت خدا کی نظر میں بہت زیادہ ہے۔

پاس رہنے والے مخلص اور فدائی صحابہؓ سے تو آپؐ کو پیار تھا ہی۔ مگر وہ لوگ جو آپؐ کے صحابہؓ کے ساتھ پیار سے پیش آتے آپؐ ان سے بھی بہت شفقت فرماتے تھے۔

ایک دفعہ نجاشی کے ہاں سے ایک سفارت آئی۔ آپؐ نے اس کو اپنے ہاں مہمان رکھا اور خود بنفس نفیس مہمانداری کے تمام کام انجام دیئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم یہ خدمت انجام دیں گے۔ ارشاد ہوا کہ ان لوگوں نے میرے دوستوں کی خدمت گذاری کی ہے اس لئے میں خود ان کی خدمت کرنی چاہتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک صحابیؓ کا بیان ہے کہ بچپن میں میں انصار کے خندان میں چلا جاتا اور ڈھیلوں سے مار کر کھجوریں گراتا۔ لوگ مجھے حضورؐ کے پاس لے گئے۔ آپؐ نے پوچھا ڈھیلے کیوں چلاتے ہو؟ میں نے عرض کی کھجوروں کے لئے۔ فرمایا "زمین پر گری ہوئی کھجوریں کھا لیا کرو ڈھیلے نہ مارا کرو" یہ کہہ کر میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔ (ابوداؤد)

عباد بن شرحبیل ایک صحابیؓ تھے۔ ایک دفعہ قحط پڑا اور بھوک کی حالت میں ایک باغ میں گھس گئے اور خوشے توڑ کر کچھ کھائے کچھ دامن میں رکھ لئے۔ باغ کے مالک کو معلوم ہوا تو اس نے آکر ان کو مارا اور کپڑے اتروا لئے۔ یہ آنحضرتؐ کے پاس شکایت لے کر آئے۔ مدعا علیہ بھی ساتھ تھا۔ آپؐ نے اس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ جاہل تھا اس کو تعلیم دینی تھی۔ یہ بھوکا تھا اس کو کھانا کھلانا تھا۔ یہ کہہ کر کپڑے واپس دلوائے اور ساٹھ صاع غلہ اپنے پاس سے عنایت فرمایا۔ (ابوداؤد)

آپؐ بچوں پر نہایت شفقت فرماتے تھے معمول تھا کہ سفر سے تشریف لاتے تو راہ میں جو بچے ملتے ان میں سے کسی کو اپنے ساتھ سواری پر آگے پیچھے بٹھاتے۔ بچوں کو خود سلام کرتے۔ فرماتے میں نماز شروع کرتا ہوں اور ارادہ ہوتا ہے کہ دیر میں ختم کروں گا۔ دفعۃً صف سے کسی بچہ کے رونے کی آواز آتی ہے اور مختصر کر دیتا ہوں کہ اس کی ماں کو تکلیف ہوتی ہوگی۔

معمول تھا کہ جب فصل کا نیا میوہ کوئی خدمتِ اقدس میں پیش کرتا تو حاضرین میں جو سب سے زیادہ کم عمر بچہ ہوتا اس کو عنایت فرماتے۔ بچوں کو چومتے اور ان کو پیار کرتے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے حضورؐ کے پیچھے نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپؐ اپنے گھر کی طرف چلے۔ میں بھی ساتھ ہو لیا کہ ادھر سے چند لڑکے نکل آئے۔ آپؐ نے سب کو پیار کیا اور مجھے بھی پیار کیا۔ (صحیح مسلم)

ہجرت کے موقع پر جب آپؐ مدینہ میں داخل ہو رہے تھے۔ انصار کی چھوٹی چھوٹی لڑکیاں خوشی سے دروازوں سے نکل نکل کر گیت گا رہی تھیں۔ جب آپؐ کا ادھر سے گزر ہوا تو فرمایا۔ "اے لڑکیو! تم مجھے پیار کرتی ہو؟"

سب نے کہا "ہاں یا رسول اللہ!"

فرمایا۔ "میں بھی تمہیں پیار کرتا ہوں۔"

حضرت زیدؓ کے بیٹے اسامہؓ سے اس قدر محبت کرتے تھے کہ فرمایا کرتے تھے۔

"اگر اسامہؓ بیٹی ہوتی تو میں اس کو زیور پہناتا۔" آپؐ خود اپنے دستِ مبارک سے ان کی ناک صاف کرتے تھے۔

ایک دفعہ آپؐ کہیں دعوت میں جا رہے تھے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام راہ میں کھیل رہے تھے۔ آپؐ نے آگے بڑھ کر ہاتھ پھیلا دیئے۔ وہ ہنستے ہوئے پاس آ آ کر نکل جاتے تھے۔ بالآخر آپؐ نے انہیں پکڑ لیا۔ ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی پر اور ایک سر پر رکھ کر سینہ سے لپٹا لیا۔ پھر فرمایا کہ حسین میرا ہے اور میں اس کا ہوں۔ (ادب المفرد)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ایک صحابی تھے جنہیں دیکھ کر آپؐ محبت سے مسکرا دیا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا ہوں اور آپؐ نہ مسکرائے ہوں۔"

(صحیح مسلم مناقب جریر بن عبداللہ)

فتح مکہ کے موقع پر جب آپؐ نے رؤسائے قریش کی جان بخشی فرمائی تو بعض لوگ معترض ہوئے کہ "آخر آپؐ کو اپنے وطن اور خاندان کی محبت آ ہی گئی۔" تو آپؐ نے تمام انصار کو جمع کر کے دریافت فرمایا کہ "کیا یہ سچ ہے کہ تم نے ایسا کہا ہے؟" عرض کی "ہاں یا رسول اللہ!" فرمایا۔

"وطن و خاندان کی پاسداری میرے پیش نظر نہ تھی۔ میں خدا کا بندہ اور اس کا فرستادہ ہوں۔ میں نے اللہ کی خاطر ہجرت کی اور تمہاری طرف۔ اب میرا جینا تمہارا جینا ہے اور میرا مرنا تمہارا مرنا ہے۔"

یہ سن کر انصار پر رقت طاری ہو گئی اور رونے لگے۔

حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے

تھادوا! تحابوا

ایک دوسرے کو تحفے تحائف دیا کرو اس سے باہمی محبت فروغ پاتی ہے۔ خود آپؐ کا بھی اس پر عمل تھا۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے

کَانَ یَقْبَلُ الْھَدِیَّۃَ وَ یُثِیْبُ عَلَیْھَا۔

آپؐ ہدیہ قبول فرماتے اور اس کے بدلہ میں خود بھی ہدیہ بھجواتے تھے۔

یمن کے مشہور بادشاہ ذی یزن نے آنحضورؐ کی خدمت اقدس میں ایک قیمتی حلہ بھیجا جسکو انہوں نے ۶۶ اونٹ کے بدلہ میں خریدا تھا۔ آپؐ نے اسے قبول فرمایا اور پھر اسکو ایک حلہ ہدیۃً بھیجا جو ۲۰ اونٹ دے کر خریدا گیا تھا۔ (ابوداؤد)

ایک دفعہ قبیلہ بنی فزارہ کے ایک شخص نے آپؐ کی خدمت میں ہدیۃً ایک اونٹنی پیش کی۔ آپؐ نے اس کا صلہ دیا تو وہ سخت ناراض ہوا۔ آپؐ نے منبر پر کھڑے ہو کر خطاب عام کیا اور فرمایا کہ تم لوگ مجھے ہدیہ دیتے ہو اور میں بقدر استطاعت اس کا صلہ دیتا ہوں تو ناراض ہوتے ہو۔ آئندہ قریش، انصار، ثقیف اور دوس کے سوا کسی قبیلہ کا ہدیہ قبول نہ کروں گا۔ (ادب المفرد)

بعض اوقات ایسا ہوتا کہ ایک شخص سے ایک چیز خریدتے قیمت چکا دینے کے بعد پھر وہ چیز اس کو بطور عطیہ کے عنایت فرماتے۔

چنانچہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں ہمسفر تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی سواری کا اونٹ سرکش تھا اور آنحضرتؐ کے ناقہ سے آگے نکل نکل جاتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ روکتے تھے لیکن وہ قابو میں نہ آتا تھا۔ حضرت عمرؓ بار بار عبداللہ بن عمر کو ڈانٹتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے کہا۔ "یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈالو"۔ انہوں نے کہا "حضورؐ کی نذر ہے" آپؐ نے فرمایا

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ کے آنے سے بہار آگئی کائنات میں
حسنِ ازل سما گیا آپؐ کی پاک ذات میں

آپؐ ہیں چشمۂ ہدیٰ آپؐ حبیبِ کبریا
آپؐ کا ہاتھ ہے خدائے لم یزل کے ہات میں

نور سے آپؐ کے ملی مشعلِ خیبر کو ضیا
ثانی نہیں ہے آپؐ کا لطف و نوازشات میں

کس سے مثال آپؐ کی شیریں بیانیوں کی دوں
ایسی حلاوتیں کہاں قند میں یا نبات میں

آپؐ کی اِک نگہ سے راہِ نجات پا گئے
وہ جو پڑے بھٹک رہے تھے ظلمت سیئات میں

فخرِ ملائک و بشر، فاتحِ رزمِ خیر و شر
نورِ یقین جلوہ گر آپؐ کی بات بات میں

آپؐ کے خادمانِ دیں دینِ متین کے امیں
لے کے پیام آپکا پہنچے ہیں شش جہات میں

للہ کیجئے ادھر رحم و کرم کی اِک نظر
بت پھر اٹھا رہے ہیں سر تیرے سومنات میں

چین غبارِ زیست میں ذکر سے آپؐ کے ملا
دل بھی سکون پا گیا گردِ حوادثات میں

میری دعا ہے اے خدا گاتا رہوں نفس نفس
مدحِ محاسنِ حضورؐ سرورِ کائنات میں

نادرِ خستہ جاں ہے حلقہ بگوش آپکا
بہرِ خدا اماں ملے دامنِ التفات میں

(محمد اسمٰعیل نادر قریشی۔ راولپنڈی چھاؤنی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
• بہتر تشخیص • مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

اہلِ ربوہ توجہ فرماویں
کم خرچ کراچی کا تحفہ بالانشین
بفضلِ خدا
پلاسٹک کی مصنوعات مکمل ورائٹی میں جدید ڈیزائن خوشنما رنگ ارزاں قیمت۔ نیز باورچی خانہ، ڈرائنگ روم، اور باتھ روم کا سامان دستیاب ہے۔
ربوہ میں واحد
ناصر ورائٹی سٹور اقصیٰ روڈ
نزد اقصیٰ چوک

عینکوں کی فٹنگ آٹومیٹک کمپیوٹر پلانٹ پر کی جاتی ہے
نظر و دھوپ کی عینکیں
عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں:
ارشد
آپٹیکل سروس
فون 24838
چوک کچہری بازار۔ فیصل آباد
پاکستان میں آٹومیٹک پلانٹ پر عینکوں کی فٹنگ کی جاتی ہے۔

مالکانِ بھٹہ خشت متوجہ ہوں
بھٹہ خشت کیلئے بلوچستان کا بہترین کوئلہ مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
ایم احمد اینڈ کمپنی کالری اونرز
2-13 شارع عدالت کوئٹہ (بلوچستان)
فون: کوئٹہ 73048 گھر 73018
لاہور دفتر 52836 گھر 306236

ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں
ہمارے پر ہر قسم کی گرل، کھڑکیاں۔ گیٹ، چارپائیاں شیڈ، دروازے اور شٹر کے تسلی بخش کام کے لئے ہم سے رجوع فرمائیں!
الضاف سٹیل ڈیکوریٹڈ ورکس
اقصیٰ چوک ربوہ: پروپرائٹر: اعجاز احمد

گارنٹی - گارنٹی - گارنٹی
احباب توجہ فرمائیں
آٹومیٹک۔ الیکٹرونکس اور ہر قسم کی گھڑیوں کی تسلی بخش مرمت کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
سٹیزن سنٹر
(انا واچ ایکسپرٹ)
بالمقابل ریلوے سٹوڈیو۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

کیوریٹو کورسز
Curative COURSES

INTERNATIONAL NAME		اردو نام
Hypertension Course	100	ہائی بلڈ پریشر کورس
Obesity Course	60/-	موٹاپا کورس
Diabetes Course	80/-	ذیابیطس کورس
Kidney Stone Course	150	پتھری گردہ کورس
Kidney Pain Course	150/-	درد گردہ کورس
Bed Urine Course	30/-	بول بستری کورس
Baby Growth Course	20/-	بے بی گروتھ کورس
Polio Course	120	پولیو کورس
Dwarfishness Course	80/-	چھوٹا قد کورس
Body Building Course	30	باڈی بلڈنگ کورس
Eyesight Course	60/-	کمزوری نظر کورس
Myopia Course	60/-	خرابی نظر دور کورس
Deafness Course	45/-	بہرہ پن کورس
Asthma Course	60/-	دمہ کورس
T.B. Course	50/-	ٹی۔ بی کورس
Leucoderma Course	100	چھبیری کورس

ہر کورس کی تفصیلات مفت طلب کریں
کیوریٹو سنٹرز:
لاہور: مشہر میڈیکوز چوک میو ہسپتال فون 320328 310814
لاہور: افضل میڈیکل سٹور چوک یتیم خانہ، ملتان روڈ
لاہور: شیراز میڈیکل سٹور نکلسن روڈ انور مارکیٹ بی ایم ٹیشن
لاہور: خان برادرز میڈیکل سٹور نزد نہر چوک مغلپورہ
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ فون 606-607

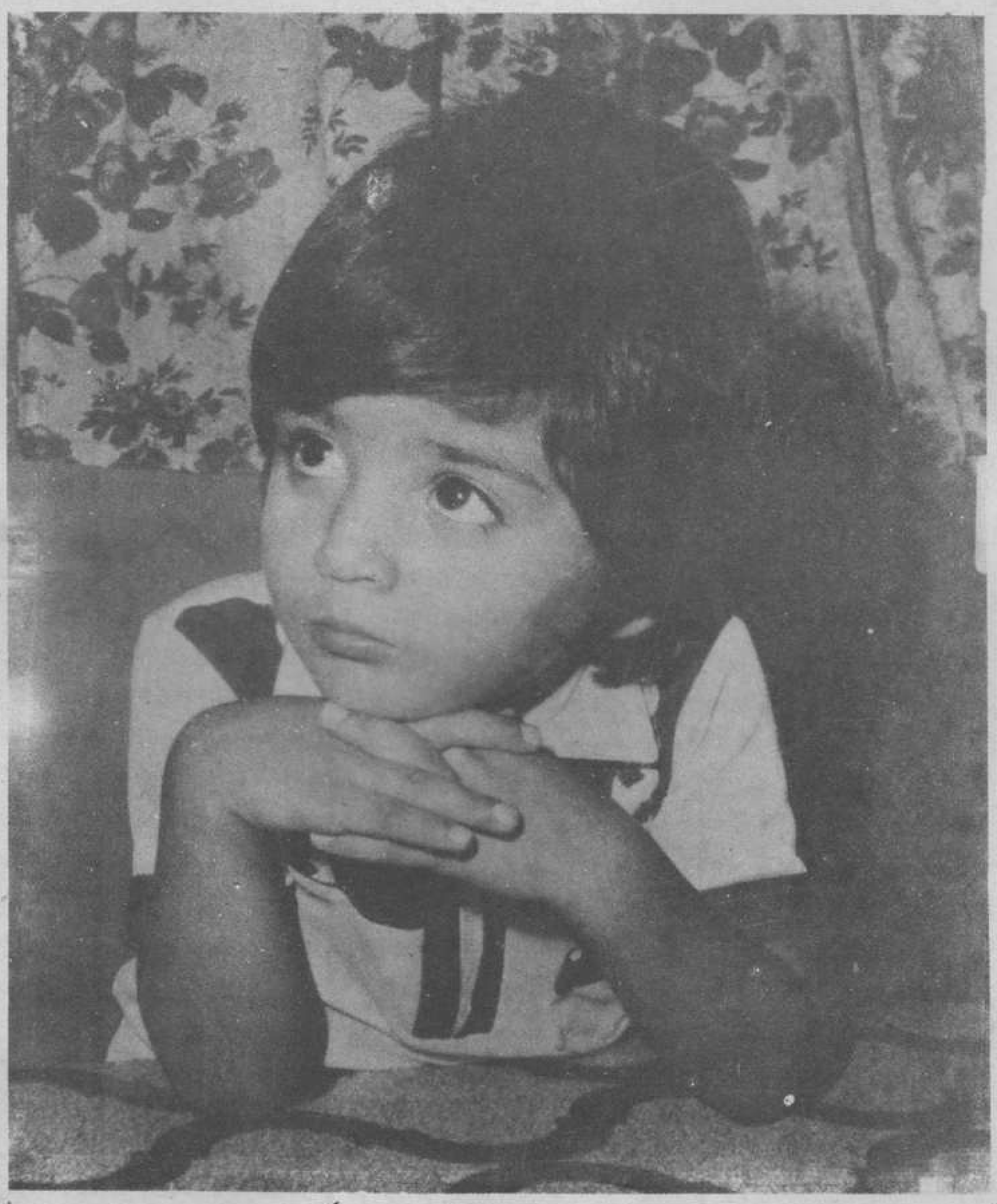

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام دواخانہ حکیم نظام جان
فون ۵۵۸
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۳۹۹۷ - اقصیٰ چوک ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رحمۃ للعالمین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جامع الصفات اور سراسر رحمت ہیں

محمد ہی نام اور محمد ہی کام - علیک الصلوٰۃ علیک السلام

(محترم مولانا شیخ نور احمد منیر صاحب)

خدا تعالیٰ نے سرورِ کائنات فخرِ موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عظیم الشان خطاب سے نوازا۔ ایسے خطاب سے جو جامع الصفات ہے جس میں آپؐ کے انسان کامل اور خاتم النبیین ہونے کا ذکر ہے جس میں آپؐ کی دعوت کاملہ اور بعثتِ مبارکہ کے بلند و بالا مقصد کو انتہائی پُرشوکت الفاظ میں بیان کیا گیا ہے اور وہ عظیم الشان خطاب اس آیت میں بیان کیا گیا ہے فرمایا:-

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

الانبیاء (۱۰۸)

اور ہم نے تجھے دنیا کے لیے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

از روئے لغت لفظ رحمت کے معانی میں احسان و فضل، ہمدردی، محبت و شفقت غمگساری اور خیر خواہی کا مفہوم شامل ہوتا ہے یہ خطاب صرف اور صرف روئے زمین پر اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی عنایت فرمایا۔ کیونکہ آپؐ سید الانبیاء اور خاتم النبیین ہیں تاریخ اور سیرتِ نبویؐ کی روشنی میں یہ حقیقت ظاہر و باہر ہے کہ آپؐ کا وجود ساری دنیا کے لیے رحمت ہے آپؐ کی دعوت اور بعثت آپؐ کے اخلاقی نظریات، مواعیظ حسنہ اور فرمودات اقوامِ عالم کے لیے سراسر رحمت ہیں آپؐ نے جو معاشرہ قائم کیا وہ انفرادی اور اجتماعی صورت میں رحمت نبویؐ کی روشن قندیل ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نظریۂ حیات پیش کیا وہ مذہبی۔ معاشرتی، معاشی اور سیاسی لحاظ سے کائنات کے لیے تعمیری و ارتقائی خوشگوار صورت پیش کرتا ہے۔ آپؐ کی سیرت کا ہر پہلو ایک جاذب انظار پھول کی طرح ہے اور رحمتِ نبوی کی عکاسی کرتا ہے۔ حضور اکرمؐ رحمت للعالمین ہیں اور آپؐ کی بدولت ایک بہت بڑی نعمت جملہ مذاہب عالم کے متبعین کو یہ میسر آئی کہ رحمت نبویؐ نے ان خود ساختہ اور فطرت کے خلاف مذہبی رسومات اور قوانین سے نجات دلائی ہے جنہوں نے انسانیت کو ذلیل کر دیا تھا چنانچہ قرآن کریم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس رحمت کا ذکر ان الفاظ میں کیا:-

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ - فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ -

(اعراف: ۱۵۸)

وہ جو ہمارے اس رسول کی اتباع کرتے ہیں جو نبی ہے اور اُمّی ہے جس کا ذکر تورات اور انجیل میں ان کے پاس لکھا ہوا موجود ہے وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور بُری باتوں سے روکتا ہے اور سب پاک چیزیں ان پر حلال کرتا ہے اور سب بُری چیزیں ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ (جو ان پر لادے ہوئے تھے) اور وہ طوق جو ان کے گلوں میں ڈالے ہوئے تھے وہ ان سے دور کرتا ہے پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے اور اس کو طاقت پہنچائی اور اس کو مدد دی اور اس نور کے پیچھے چل پڑے جو اس کے ساتھ اتارا گیا تھا وہی لوگ بامراد ہوں گے۔"

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت رحمۃ للعالمین کا پہلا جلوہ یہ ہے کہ آپؐ نے نظریہ توحید دنیا کے سامنے کامل صورت میں پیش فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی ہستی سے تعلق پیدا کرنے کے لیے آپؐ نے خدائے واحد کی عبادت کی تلقین فرمائی قربِ الٰہی کے حصول کے ذرائع بیان فرمائے خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کیا اور اس خوفِ خدا کو سب سے بڑی حکمت قرار دیا۔ فرمایا۔

رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ

یعنی سب سے بڑی دانائی جو سرفہرست ہے وہ خشیۃ اللہ پیدا کرنا ہے۔

آپؐ نے دلائل قاطعہ، عقل اور نقل سے مذہبی خود ساختہ معبودوں اور خداؤں کی نفی کی اور توحیدِ حقیقی کو پیش کرتے ہوئے خدائے واحد کی طرف سے یہ پُرشوکت اعلان کر دیا کہ:-

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا -

(الانبیاء - ۲۳)

اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا اور بھی معبود ہوتے تو یہ دونوں تباہ ہو جاتے۔

خود ساختہ معبودوں کے متعلق قرآن کے حکم کے مطابق فرمایا:-

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ

(الحج - ۷۴)

تم جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکیں گے خواہ سب کے سب جمع ہو جائیں بلکہ اگر ایک مکھی ان کے آگے سے کوئی چیز اچک کر لے جائے تو وہ اس چیز کو بھی چھڑا نہیں سکتے یہ دعائیں مانگنے والا بھی اور جس سے دعائیں مانگی جاتی ہیں وہ بھی کتنے کمزور ہیں۔

اس آیت میں قرآنی بلاغت کا کمال ملاحظہ کیجیے معبودانِ باطلہ کے عقیدہ اور نظریہ کو باطل کرنے کے لیے ایک حقیر چیز کی مثال ایسے اسلوب بیان سے دی ہے جو دلوں کی گہرائیوں میں اثر کرتا ہے جب معبود کی کمزوری کی حالت یہ ہے تو عابد کی کمزوری ظاہر ہے۔

ابن آدم فطرتی طور پر عبد ہے اور عبودیت اللہ تعالیٰ کی خواہش کرتی ہے اور یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ انسان میں فطرتاً اللہ تعالیٰ کی جستجو کا مادہ موجود ہے وہ اس لیے تا اسے اطمینانِ قلب حاصل ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا انقلابی کارنامہ یہ ہے کہ آپؐ نے بندوں کو خدا سے ملا دیا۔ اور انسانوں کا اپنے مالکِ حقیقی سے زندہ تعلق قائم ہو گیا۔ آپؐ نے ان لوگوں کے دلوں کو پاک کیا جن کے دلوں میں ۳۶۰ بتوں کی محبت رچ بس چکی تھی اور وہ صبح و شام ان بتوں کے سامنے سرنگوں رہتے تھے وہ خدائے واحد کے حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے انقلاب عظیم سے سجدہ ریز ہو گئے آپؐ نے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا وسیع ترین تصور وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیش فرمایا اور اس نظریۂ توحید کی ایسے مؤثر انداز سے تبلیغ کی کہ ہر صحابیؓ نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے حضور جواب دہی کے لیے تیار کیا خدا تعالیٰ کی خاطر صحابہ کرامؓ کو بڑے مظالم اور مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔ آنحضرتؐ کے محبوب اور جاں نثار صحابیؓ حضرت بلالؓ بن رباح کو عین دوپہر کے وقت چلچلاتی دھوپ میں پتھروں پر لٹا دیا جاتا اور ان کے سینے پر پتھر رکھ دیئے جاتے اور گرم ریت ڈالی جاتی نہ صرف اسی پر اکتفا کیا جاتا بلکہ ان کو پوری طاقت سے کوڑے مارے جاتے ان کے ہاتھ اور پاؤں کو باندھ کر گرم ریت اور نوکدار پتھروں پر گھسیٹا جاتا ضرب شدید سے حضرت بلالؓ ہلکان ہو جاتے ان کو نظریہ توحید کے ترک کرنے پر مجبور کیا جاتا مگر بلالؓ جس کی زبان شدتِ پیاس سے باہر نکلی ہوئی ہوتی۔ صرف یہی الفاظ کہتے کہ:-

احد! احد!!

خدا تعالیٰ واحد و لاشریک ہے۔ زعماء قریش مشرکین مکہ نے نظریہ توحید کی اشاعت میں اپنے اثر و رسوخ سے ہر قسم کی ہزار روکیں پیدا کیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مساعی مبارکہ سے ۳۶۰ بتوں اور معبودانِ باطلہ کے پجاری پانچ وقت خدائے واحد کے حضور خشوع و خضوع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے کھڑے ہونے والے اور باخدا ہوگئے ان کا ورد اللہ اکبر اللہ اکبر !! ہوگیا ۔

رحمۃ للعالمین کی قوتِ قدسیہ سے ایسے ایسے عظیم الشان عشاق توحید منصۂ شہود پر آئے جن کا وجود نظریہ توحید کے قیام میں مزید کامیابی اور قوت کا باعث ہوا جنہوں نے رومن ایمپائر کو پاش پاش کر دیا قیصر اور کسریٰ کی حکومتیں ان کے سامنے سرنگوں ہوگئیں ۔ پروفیسر ہٹی (HITTI) اپنی مشہور کتاب ہسٹری آف عرب میں لکھتا ہے

"AFTER THE DEATH OF THE PROPHET STERILE ARABIA SEEMS TO HAVE BEEN CONVERTED AS IF BY MAGIC INTO A NURSERY OF HEROES THE LIKE OF WHOM BOTH IN NUMBER AND QUALITY IS HARD TO FIND ANYWHERE."

(HISTORY OF ARABS_P_142)

رسول خدا کی وفات کے بعد ایسا معلوم ہوا جیسے عرب کی بنجر زمین جادو کے ذریعہ جانبازوں کی نرسری میں تبدیل کر دی گئی ہو ایسے جانباز جن کی مثل تعداد یا نوعیت میں کہیں اور پانا بہت مشکل ہے ۔

غرض رحمۃ للعالمین کی بعثت کا بنیادی مقصد اور محور قیام توحید ہے اور اس نظریۂ توحید کے ذریعہ رحمتِ نبوی نے انسان کو ظلمت و تاریکی سے نجات دلائی ہستیٔ باری تعالیٰ کے لیے دعوت فکر و تدبیر کی تلقین کی اور انسان کے خود ساختہ قوانین اور رسوم کو باطل کیا اور اس میں آپ کو بے نظیر کامیابی ہوئی ۔

(۲)

رحمۃ للعالمین کا نمایاں کارنامہ یہ ہے کہ آپ کی دعوت بعثت اور اخلاقی تعلیمات نے مجموعی طور پر انسان کو یکسر تبدیل کر دیا اس کے ذہن میں تبدیلی آگئی اس کے افکار و نظریات کی رد بدل گئی ۔ اخلاق تبدیل ہوگئے ۔ جہالت کی جگہ علم آگیا ظلمت کی جگہ پر روشنی نمودار ہوگئی ۔ رسومات اور رواج کلیۃً نظر انداز کر دیئے گئے ۔ شر کی جگہ خیر نے لے لی اور یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اس انسانِ کامل کے ذریعہ انسانی زندگی کو ایک نئی زندگی میسر آئی اور آپ کے ذریعہ حیاتِ انسانی کو نشاۃ ثانیہ حاصل ہوئی اور نئی تہذیب و تمدن کی بنیاد ڈالی گئی رنگ و نسل اور قومیت کے امتیازات دنیا کے لیے زہر ہیں اور یہ ایک ایسا طاغوتی جرثومہ ہے جس نے دنیا کو کافی حد تک زیر کیا ہے مگر رحمت نبوی کی بدولت ایک بہت بڑی نعمت ہمیں یہ میسر آئی کہ آنحضرتؐ نے ان امتیازات کو باطل قرار دیا اور خطبہ حجۃ الوداع کے ذریعہ رنگ و نسل قوم و ملک کے امتیازات کے پردہ کو چاک کر کے رکھ دیا خطبہ حجۃ الوداع کیا ہے ۔ حقوق انسانی کا عالمی منشور جس پر امن عالم کی بنیاد ہے اور یہ خطبہ ساری دنیا کے لیے انتشار رحمت کا باعث ہے ۔ اور انسانیت کی فلاح کا ضامن ہے ۔

اس خطبہ کے چند نکات ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں ۔

خطبہ حجۃ الوداع کا خلاصہ یہ ہے ۔

- کسی عرب کو عجمی پر اور نہ کسی عجمی کو عرب پر کوئی فضیلت ہے ۔ نہ کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے ہاں فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے ۔
- ہر انسان ابن آدمؑ ہے اور آدمؑ کی حقیقت یہ ہے کہ وہ مٹی سے پیدا ہوئے تھے ۔ فضیلت اور برتری نیکی اور تقویٰ پر ہے ۔
- آئندہ سے انسان پر ظلم اور اس کا خون ہمیشہ کے لیے حرام کیا جاتا ہے ۔
- باہمی معاملات میں دیانت اور رواداری کو ملحوظ رکھا جائے ۔ لین دین میں باہمی رضامندی ہو اور حسنِ سلوک ہو ۔
- احترام نسواں اور ان کے حقوق کا خیال رکھا جائے فرمایا ۔

عورتوں سے بہتر سلوک کرو کیونکہ وہ تمہارے ماتحت ہیں وہ اپنے لیے خود کچھ نہیں کر سکتیں ان کے بارے میں تقویٰ سے کام لو تم نے ان کو خدا کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر وہ تمہارے لیے حلال ہوئیں ۔

- زمانہ جاہلیت کے باہمی انتقام اور عداوت آج سے ختم ہیں ۔ غیر ضروری اور غیر قانونی واجبات معدوم ہیں ۔ ہر وارث کا جداگانہ حصہ ہے ۔ لہذا وارث کے حق میں کوئی وصیت نہیں ہو سکتی ۔
- امانت کا احترام اور اس کی وقت پر واپسی لازم ہے ۔
- مجرم اپنے کیے ہوئے جرم کا ذمہ دار ہوتا ہے ۔
- انسان اچانک گمراہ نہیں ہوا کرتا ہے ۔ گمراہی کا آغاز ایسے امور سے ہوتا ہے جو گمراہی کے لیے محرکات ہوتے ہیں بعض امور ابتداء میں معمولی معلوم ہوتے ہیں مگر مستقبل میں وہ بے راہ روی کا باعث ہو جاتے ہیں ۔
- آنحضورؐ نے فرمایا میرے بعد ہدایت کا اصل سرچشمہ کتاب اللہ ہے اس لیے اس سے رہنمائی حاصل کی جائے اور دین میں غلو نہ ہو یعنی نہ افراط ہو اور نہ تفریط ۔
- حاضر اشخاص میرے بعد آنے والوں کو نسلاً بعد نسلٍ یہ پیغام پہنچاتے رہیں ۔

تاریخ کی ورق گردانی سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ نوع انسانی کے لیے قوم ۔ وطن رنگ و نسل لسانی و علاقائی تعصبات مصیبت اور تباہی کا باعث ہوئے ہیں اور اس بنیاد پر سر پھٹول اور جنگ و جدال ہوئے ہیں ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مصنوعی امتیازات کو جس کامیابی سے ختم کیا ہے وہ تاریخ کا اہم حصہ ہے آپؐ کے دربار میں بلالؓ حبشی اور ابوسفیانؓ اموی ایک ساتھ بیٹھتے ہیں صہیبؓ رومی کے ساتھ سراقہؓ مدلجی اور خالدؓ بن ولید آمنے سامنے بیٹھتے ہیں ۔ ابوذرؓ غفاری کے ساتھ عدی طائی ہمنوالہ اور ہم پیالہ ہیں اور پہلو بہ پہلو بیٹھتے ہیں ۔ غرض حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سادات کا علم بلند کر کے ذہنی اور فکری صلاحیتوں کو بیدار کیا اور نسلی امتیازات کو ختم کر کے ترقی کی راہیں کھول دیں جو پہلے مسدود تھیں ۔

خطبہ حجۃ الوداع تعمیری تطہیری اصول و ضوابط پر مشتمل ہے ۔ اگر ایک طرف تعمیر اخلاق ہے اور خوشگوار معاشرہ کا قیام ہے تو دوسری طرف اس خطبہ میں تطہیر ہے بعض پابندیاں لگائی گئی ہیں اور شیطانی کاموں سے روکا گیا ہے جس کے نتیجہ میں ترقی ہی ترقی ہے اور حالات کے خوشگوار ہونے کی بشارت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تعلیمات کے سامنے کمیونزم ، سوشلزم ، اور امپیریلزم کے نظام کی کوئی حقیقت ہی نہیں ۔ رحمۃ للعالمین کی پیش کردہ تعلیمات ہی خوشکن ہیں اور قابل عمل ہیں ۔

(۳)

آج کی دنیا میں آجر اور اجیر کا اختلاف تنازعہ کی صورت اختیار کر گیا ہے مزدوروں کے حقوق کی انجمنیں قائم ہیں ۔ اس کے لیے قوانین اور دساتیر مرتب کیے جاتے ہیں ۔ مگر رحمۃ للعالمین نے ایک ایسا قانون بنا دیا ہے جو تمام قوانین کا سرتاج ہے فرمایا :۔

"اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُہٗ"

کہ مزدور کو اس کی اجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل دیدو ۔

اس ارشاد نبویؐ میں جہاں آجر کو حکم دیا وہاں مزدور کو بھی یہ ہدایت فرمائی کہ وہ محنت سے کام کرے تا آجر (مالک) کو مزدور کی قدر اور عزت و احترام کا احساس ہو ۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مزدوری کا فیصلہ کام کرنے سے پہلے ہونا چاہیئے ۔ مزدور کی کسمپرسی کا ازالہ اور اس کی مشکلات کا حل رحمۃ للعالمین کے پیش کردہ اس بنیادی نظریہ پر ہے اگر اس نظریہ کو اپنایا جائے تو نہ گھیراؤ اور جلاؤ کی نوبت آئے گی نہ احتجاجی جلوس نکلیں گے آجر اور اجیر دونوں اطمینان اور سکون کی زندگی گزاریں گے ۔ کسی قسم کی تخریب نہ ہوگی نہ انتقام نہ مقدمہ بازی ۔

آج کا معاشرہ آجر اور اجیر کے معاملات میں ایسے نازک حالات سے دوچار ہے کہ بعض اصحاب ثروت اپنا سرمایہ لگانے کے لیے تیار ہی نہیں ہوتے جس کے نتیجہ میں بیکاری گداگری چوری اور دوسرے جرائم جنم لے رہے ہیں ۔ آنحضورؐ کی ان تعلیمات کا مقصد جہاں انسانوں میں اخلاقی قدروں کو اجاگر کرنا ہے وہاں معاشیات میں اعتدال پیدا کرنا بھی ہے ۔

(۴)

آنحضورؐ کی تعلیمات میں سے جس کا گہرا تعلق رحمۃ للعالمین سے ہے وہ غریب پروری ہے جس معاشرہ سے غریب پروری کی روح ختم ہو جائے وہاں طبقاتی منافرت پیدا ہو کر نفرت کدورت جنم لیتی ہے ۔ امراء کا طبقہ غرباء اور پسماندہ افراد سے دوری اختیار کر لیتا ہے باہمی تعلقات خراب ہو جاتے ہیں اور معاشرتی توازن بگڑ جاتا ہے رحمۃ للعالمین نے اصولی طور پر غریب پروری کی افادیت اور اہمیت کے متعلق فرمایا ۔

لَا تُنْصَرُوْنَ وَلَا تُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَآءِ کُمْ ۔

تمہاری ہرگز مدد نہیں کی جائے گی اور نہ ہی تم کو رزق دیا جائے گا جب تک تم اپنے کمزور پسماندہ اور محتاجوں کا خیال نہ رکھو گے ۔ اس ارشادِ نبویؐ کے دو پہلو ہیں ایک تو یہ کہ خدا تعالیٰ کی تائید اور برکت اس رزق میں نہیں ہوگی جب تک کہ اس میں غرباء کا حصہ نہ ہو ۔ دوسرے اقتصادی لحاظ سے یہ کہ انسانی افعال ۔ تجارتیں کارخانے دفاتر ۔ تجارتی ادارے اس وقت تک صحیح اور واجبی طور پر کامیاب ہو ہی نہیں ہو سکتے ۔ جب تک کہ ان کاموں میں قوم کے پسماندہ اشخاص کو شریک نہ کیا جائے جب تک یہ طبقہ شریک کار نہ ہوگا تجارتی ادارے ۔ فیکٹریاں اور دوسرے کام کے مراکز چل ہی نہیں سکتے ۔ کام کی آزادی اور اس کا مہیا کرنا امراء کا فرض ہے ۔ غریب پروری کے لیے زکوٰۃ ایک ایسا خدائی ٹیکس ہے جس کی تفصیلات رسولِ خدا نے بالتفصیل مقرر کر دی ہیں ہر صاحب نصاب پر زکوٰۃ ہے ۔ زکوٰۃ امراء سے وصول کی جاتی ہے اور محتاجوں کو دی جاتی ہے انسانی خدمت اور اس کی فلاح و بہبود کے کاموں میں شریک ہونا ہر انسان کا فرض ہے اور اس کا بہترین طریقہ غریب پروری ہے اور اس مقصد کے لیے زکوٰۃ رکھی گئی ہے ۔ غرباء سے بھوک ، ننگ ، بیماری ، بے کاری اور جہالت کو دور کرنا ارباب حل و عقد کی ذمہ داری ہے ۔ اور معاشی زندگی میں توازن برقرار رکھنا بھی بہت ضروری ہے اور غرباء ، فقراء مساکین ۔ بیوگان ۔ معذور اشخاص کی کفالت کا معقول انتظام کرنا ارباب بست و کشاد کے ذمہ ہے ۔ رحمۃ للعالمین نے بطور تمثیل کے فرمایا ہے کہ خدا بندہ سے کہے گا کہ میں بھوکا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا تم نے مجھ کو کھانا نہ کھلایا میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی نہ پلایا میں ننگا تھا تم نے کپڑا نہ پہنایا۔ بندہ کہے گا کہ اے خدا تو کیسے بھوکا پیاسا ہو سکتا ہے۔ اس پر خدا تعالیٰ فرمائے گا تمہارا پڑوسی بھوکا تھا پیاسا تھا اور ننگا تھا تم نے اس کا خیال ہی نہیں رکھا۔

آنحضورؐ تو یہاں تک فرمایا کہ مخلوقِ خدا اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص محبوب ترین ہے جو مخلوق خدا کی خدمت کرتا ہے اور ان سے شفقت کرتا ہے۔

(۵)

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم کردہ نظام عدل اور آپؐ کے بنائے ہوئے قوانین ہر لحاظ سے رحمت کا باعث ہیں۔ رحمت نبویؐ نے اس ارشاد ربانی

اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔

انصاف کرو یہ تقویٰ سے قریب تر ہے

واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل

اور جب تم لوگوں میں فیصلہ کیا کرو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو کے مطابق عدل و انصاف کے قیام کے لیے وہ بنیادی تدابیر اختیار فرمائیں اور ایسے احکام دیئے ہیں جن سے انصاف اور عدل مستحکم ہوتا ہے آپؐ نے رشوت کو لینا اور دینا لعنتی کام قرار دیا ہے اور جو شخص راشی اور مرتشی کے درمیان واسطہ ہوتا ہے جسے آج کی زبان میں دلال کہتے ہیں اس پر بھی آپؐ نے لعنت ڈالی ہے۔ رشوت ایک ایسی بیماری ہے جو معاشرہ سے عدل و انصاف کو ختم کر دیتی ہے اور اس کا نتیجہ انجام کار تباہی اور بربادی ہوتا ہے۔ اپنی وجاہت۔ امرو رسوخ سے غلط سفارش کرنا نظام عدل پر اثر انداز ہوتا ہے اور یہ امر حق بحق دار رسید کے خلاف ہے۔ رشوت سے جرائم بڑھتے ہیں۔ اغوا۔ قتل ڈکیتی۔ سرقہ کے واقعات میں اضافہ ہی اضافہ ہوتا ہے۔

ایک دفعہ قبیلہ بنی مخزوم کی ایک معزز عورت نے چوری کی۔ فیصلہ کی رو سے اس کو قطع الید کی سزا ملی۔ بعض صحابہؓ نے اس کی سفارش کے لیے حضرت اسامہؓ کا انتخاب کیا سفارش کی گئی اس پر آنحضورؐ نے ناراضگی کے لہجہ میں فرمایا:۔

یَا اُسَامَةَ اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ۔

کہ اے اسامہ تو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ سزا میں سفارش کر رہا ہے۔ آپؐ نے اس سے بڑھ کر وہ کلمات بیان فرمائے جو قابل غور اور فکر ہیں۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ يُقِيْمُوْنَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيْعِ وَيَتْرُكُوْنَ الشَّرِيْفَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَعَلَتْ ذٰلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

(بخاری)

تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں وہ اس لیے ہلاک ہوئے کہ وہ لوگ کمتر حیثیت کے مجرموں کو قانون کے مطابق سزا دیتے اور معزز لوگوں کو بغیر حد کے چھوڑ دیتے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کا ارتکاب کرتی تو میں ضرور اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

اگر آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کلمات پر عمل ہو تو معاشرہ کی کایا ہی پلٹ جائے۔ تاریخ میں آنحضورؐ کا عدل و انصاف کا کارنامہ مثالی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کے ذریعہ آپؐ نے انسانی حقوق کا تحفظ کیا۔ دربار رسولؐ کے فیصلوں کو بجائی نگاہ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے جان و مال کی حفاظت کی۔ شخصی آزادی کو تحفظ دیا آپؐ نے جبر و استحصال سے نجات دلائی۔ عزت و ناموس کی حفاظت کی۔ حق ملکیت کا تحفظ کیا وراثت کے فیصلوں میں آپؐ نے بڑی سے بڑی ذی وجاہت شخصیت کو ٹھکرا دیا۔ مظلوموں کی بھرپور مدد کی اور قانون کے ہوتے ہوئے۔ آپؐ نے امیر اور فقیر کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا دودھ الگ اور پانی الگ کر دیا۔ آپؐ نے قانون شہادت کو جس تفصیل سے بیان فرمایا اور جھوٹے گواہوں کے لیے ایسے احکام صادر فرمائے کہ آئندہ جھوٹ کا قلع قمع ہو جائے۔ قاضی کے لیے آداب اور احکام مقرر کر دیئے۔ بلحاظ مقننہ آپؐ نے شخصی احوال یعنی نکاح طلاق اور خلع کے معاملات۔ رشتوں کی حلت و حرمت۔ بچوں کی پرورش کے متعلق ایسے قوانین بنائے ہیں جن میں توازن اور اعتدال ہے جائیداد کا تحفظ ہے۔ زندگی اور دین کا تحفظ ہے۔ وراثت کا تحفظ ہے۔ فکر و استدلال اور اجتہاد ہے خرید و فروخت کے معاہدات حق شفعہ۔ جنگ کے قوانین۔ سرقہ اور دوسرے متفرق امور کے قوانین میں بھی عدل و انصاف کا جلوہ موجود ہے اور ان قوانین میں قدغن اصلاح امور کے لیے ہے اور اس میں انتہائی قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ ان میں ظلم سے اجتناب ہے اور اصلاح احوال کی کوشش ہے اس لحاظ سے آپؐ بے نظیر مقنن اور منصف ہیں ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ آپؐ رحمۃ للعالمین ہیں۔

(۶)

اقتصادیات اور معاشیات کے اصول جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے اس کا ماحصل یہ ہے کہ حصول دولت اور زر اور اس کی تقسیم و گردش جائز اور حلال طریقوں اور ذرائع سے ہو ان میں ناجائز اور گناہ کا شائبہ تک نہ ہو۔ آپؐ نے سود۔ قمار بازی ذخیرہ اندوزی کو مجرمانہ حرکت قرار دیا اور ان سب کو ناجائز قرار دیا۔ تمام وہ تجارتی ہتھکنڈے جو افراط زر کا باعث ہوتے ہیں جن کے ذریعہ امیر امیر تر ہو جاتا ہے اور غریب غریب تر ہو جاتا ہے ایسی تجارت اور لین دین سے منع فرمایا ہے۔ ارتکاز دولت یعنی سونے چاندی اور قیمتی دھاتوں کا ذخیرہ کرنا اور سرمایہ داری کے جملہ ناجائز ذرائع پر قدغن لگائی آپؐ نے اقتصادیات اور معاشی جدوجہد میں بنیادی اصل یہ بتایا ہے کہ دولت و ثروت پر کسی فرد واحد یا ایک مخصوص طبقہ کی اجارہ داری نہ ہو چنانچہ آپؐ نے بنجر اراضیات کے متعلق کیا ہی اعلیٰ قانون بنایا فرمایا۔

مَنْ عَمَّرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا۔

(بخاری)

جو شخص ایسی زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت نہیں تو وہ اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے مگر اس زمین کی آبادکاری کے لیے آپؐ نے وقت کی حدود تعین بھی فرمائی ہے۔ اس قانون میں بھی فلاح عامہ کا احساس ملتا ہے۔ معاشی جدوجہد میں بنجر اور غیر آباد علاقوں کو آباد کرنا بہت ہی اہمیت رکھتا ہے اس سے زراعت وسیع ہوتی ہے زراعت کی وسعت کے ساتھ صنعت و تجارت کے راستے کھل جاتے ہیں۔ اور کئی افراد کیلئے معاشی سہولتوں کی راہ کھل جاتی ہے۔

آنحضرتؐ نے تمام امور میں اسراف کو ناپسند فرمایا اور شراب جو کہ ایسا اسراف ہے جو معیشت کو تباہ کرنے والا ہے اس کے بارے میں روایات میں آتا ہے کہ:۔

لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا۔

(ترمذی)

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے متعلق دس شخصوں پر لعنت کی ہے بنانے والا، بنوانے والا۔ پینے والا، پلانے والا۔ اٹھا کر لانے والا کسی کی لائی ہوئی رکھنے والا، بیچنے والا، خریدنے والا۔ مفت دینے والا اور اس کی قیمت کھانے والا۔ (ترمذی)

اگر اس ضابطہ کا تجزیہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس کا تعلق قیام اخلاق اور معیشت کے استحکام سے ہے۔ شراب ایسا اسراف ہے جو اقتصادیات پر انتہائی برا اثر ڈالتی ہے اس اسراف سے عریانی۔ عیاشی فحاشی اور مہنگائی جنم لیتی ہے اور لوگوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالتی ہے۔ اس ضابطہ کا مقصد ہی فلاح عامہ کا احساس ہے اور اس اسراف سے روکنا اقتصادیات کو مضبوط اور مستحکم کرنا ہے۔

الغرض رحمۃ للعالمین کا دائرہ عمل اتنا وسیع ہے کہ اس کا احاطہ کرنا ناممکن ہے انسانیت کا احترام آپؐ کے اخلاقی نظریات۔ تصورات تعلیمات، حاکمیت الٰہی کا تصور تعمیر و تطہیر کے اصولوں کی نشاندہی کر کے آپؐ نے امن عالم کی راہیں کھول دی ہیں جو پہلے مسدود تھیں۔ آج کی دنیا میں جب کہ ہر طرف گھٹا ٹوپ بادل سے اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔

آپؐ کے قائم کردہ اصولوں کو مشعل راہ بنا کر اس اندھیرے کو روشنی میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ آپؐ کا نام محمدؐ تھا اور محمدؐ ہی کام تھا امن اور سکون اس وقت تک میسر نہیں آ سکتا جب تک رحمۃ للعالمین کی قائم کردہ بنیادوں پر عمارت نہیں استوار کی جائے گی۔ آج دنیا کے پیچیدہ مسائل اور مشاکل کا حل اور تریاق رحمۃ للعالمین کے اسوہ حسنہ کی اتباع ہی میں ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

شالوں کی مشہور دوکان
الفردوس
شال ہاؤس
۸۵۔ انارکلی۔ لاہور
الفردوس
شال ہاؤس۔ لاہور
ٹیلیفون:
گھر: 53703 دوکان: 324448

Digitized by Khilafat Library Rabwah

- (بقیہ صفحہ ۵) -

ہستی کی سیرت نے انسانیت کے تمام اچھے کرداروں کو اپنے اندر سمویا ہوا ہو اس کی یاد یا اس کے تذکرے کو کسی ایک دن سے وابستہ یا محدود کر دینا کیونکر درست ہوگا اگر ایک دنیاوی سوچ یہ کہتی ہے ؎

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کی یاد کو ایک دن میں محدود کر دینا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود اپنے محبوب کی محبت کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں

یَا حِبِّ اِنَّکَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّۃً
فِیْ مُھْجَتِیْ وَ مَدَارِکِیْ وَجَنَانِیْ
مِنْ ذِکْرِ وَجْھِکَ یَا حَدِیْقَۃَ بَھْجَتِیْ
لَمْ اَخْلُ فِیْ لَحْظٍ وَّ لَا فِیْ اٰنٍ

یعنی اے میرے محبوب یقیناً آپ کی محبت مجھ میں میری جان میں میرے دماغ اور میرے دل میں رچ گئی ہے۔
اے میری خوشی کے بارونق باغ میں تو آپ کے مبارک منہ کی یاد سے ایک لمحہ اور ایک لحظہ بھی غافل نہیں رہتا۔

(۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا تیسرا پہلو جو انتہائی طور پر ممتاز اور منفرد ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی ستودہ صفات اور پاکیزہ اوصاف کا تذکرہ غیر معمولی تاثیر اور جاذبیت کی قوت رکھتا ہے اور یہی چیز جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں مقدم اور مقصود ہونی چاہیئے۔ اور اس پہلو سے بھی دنیا میں اور کوئی ایسی شخصیت تلاش نہیں کی جا سکتی جس کی سیرت کے اندر تاثیری صلاحیتیں ہوں۔ بڑے بڑے لوگوں کی سوانح حیات کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور ان کے کارناموں کے تذکرے بھی ہوتے ہیں لیکن یہ سب کچھ ایک رسمی یا علمی چسکے کی حد تک ہوتا ہے۔ مگر اس کے برعکس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کا تذکرہ جس قدر تواتر اور کثرت کے ساتھ کیا جائے اتنا ہی انسان اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب محسوس کرتا اور آپ کی قوت قدسیہ کے دائرۂ اثر میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اسی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے عشاق کو یہ بشارت دی "کہ میری محبت اور عنایات کے جذبہ سے جس قدر مجھ پر درود بھیجو گے اتنا ہی میرے قریب اور میرے رنگ میں رنگین ہوتے چلے جاؤ گے اور جن لوگوں نے حضورؐ کی اس بشارت کو سامنے رکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو یاد کر کے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے درود پڑھنا اپنا معمول ٹھیرا لیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات اور روحانی انوار کا مورد بنتے چلے گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے تذکرہ اور اس سیرت کی اتباع سے انسان سفلی حالتوں سے اعلیٰ حالتوں کی طرف ترقی کرنے لگتا ہے۔ اور ایسی قوتِ جذب اور کشش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور دنیا کی شخصیت میں ہرگز نہیں مل سکتی۔

(۴)

قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور اسوۂ حسنہ کو اپنانے کے بارہ میں واضح ہدایت دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اسوہ کو اپنانے کے لئے صرف زبانی تذکرے اور زبان کے چٹخارے مفید نہیں ہو سکتے جب تک کہ اس اسوہ کو انسان زندگی میں اپنانے کی کوشش نہیں کرتا۔ اور یہ اپنانا قرآنِ کریم نے اس بات کے ساتھ مشروط قرار دیا ہے کہ انسان کا دل اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت سے لبریز ہو۔ چنانچہ فرمایا:

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ ..... الخ

یعنی اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم گو ایک کھلی کتاب ہے اور کسی فرد یا گروہ کو اس پر اجارہ داری کے حقوق حاصل نہیں۔ ہاں البتہ اس کو اپنانے کے لئے ایک شرط کا پورا کرنا ضروری ہے اور وہ شرط یہ ہے کہ لِمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ کہ انسان خدا کے خوف اور اس کے دربار میں جوابدہی کے احساس سے لرزاں اور ترساں دل رکھنے والا ہو۔ اور یہ شرط دنیا کے کسی بھی بڑے سے بڑے انسان کی سیرت کو اپنانے کے لئے عائد نہیں کی گئی۔ پس جہاں سیرت نبوی کے تذکرے ہوں وہاں عجز و نیاز۔ خدا خوفی اور خدا ترسی کے دروازے میں سے گزرنے کے بعد ہی وہ تذکرے مفید اور مؤثر ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت سے ہر لمحہ روشنی اور راہنمائی حاصل کرنے کی توفیق بخشے اور آپؐ کی محبت کے صدقے ہمارے دلوں میں خدا کا وہ خوف اور عظمت قائم ہو جو رسولؐ کے اپنانے کے لئے بطور شرط کے ہے۔ آمین۔

حیرت انگیز ماجرا

حضرت مسیح موعود، سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:-

"کیا یہ حیرت انگیز ماجرا نہیں ہے کہ ایک بے زر بے زور بے کس امی یتیم تنہا غریب ایسے زمانہ میں کہ جس میں ہر ایک قوم پوری پوری طاقت مالی اور فوجی اور علمی رکھتی تھی ایسی روشن تعلیم لایا کہ اپنی براہین قاطعہ اور حجج واضحہ سے سب کی زبان بند کر دی اور بڑے بڑے لوگوں کی جو حکیم بنے پھرتے تھے اور فیلسوف کہلاتے تھے۔ فاش غلطیاں نکالیں اور پھر باوجود بے کسی اور غریبی کے زور بھی ایسا دکھایا کہ بادشاہوں کو تختوں سے گرا دیا اور انہیں تختوں پر غریبوں کو بٹھایا۔ اگر یہ خدائی تائید نہیں تھی تو اور کیا تھی۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم ص ۱۳۶)

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اے
مطب
اٹھرا، بانجھپن اور نرینہ اولاد سے محروم عورتوں کے لئے امید کی کرن۔ مردانہ، زنانہ اور بچوں کے علاج کے لئے مفصل حالات بیماری لکھ کر دوا اور مخلصانہ مشورہ حاصل کر سکتے ہیں
المنار دواخانہ ● گولبازار ● ربوہ

دو مشہور تحفے
● ہاضمون
● ریح توڑ گولیاں
نصرت دواخانہ: گول بازار ربوہ

جدید فیشن کے مطابق، سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور چاندی کے خوش نما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون: 52623 ، 63851

زرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُر امید واحد علاج گاہ
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون ربوہ ۵۵۸
فون: ۷۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس ۲۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنّتِ ارضی کی تعمیر

ایک مثالی معاشرہ کے قیام کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدوجہد

(اور)

اس کا جامع دستور العمل

مکرم عبدالسمیع خان صاحب جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قلیل عرصہ میں جو عظیم اور فقید المثال روحانی انقلاب برپا کیا اس کی جڑیں فطرتِ انسانی کی گہرائیوں میں دور دور تک پیوست تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس سے پھوٹنے والا عظیم درخت تاریخ عالم میں ایسے بلند مقام پر پہنچا کہ انسانی دماغ نے اس سے پہلے کبھی اس کا تصور بھی نہیں کیا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس شجرِ انقلاب کا سب سے شیریں ثمر وہ پاک قرآنی معاشرہ ہے جو آپؐ نے قائم کیا۔ تاریکیوں کو اجالوں میں بدل دینا اور وحشیوں کو خدا نما انسان بنا دینا تو کوئی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھے۔ آپکی صداقت اور نورِ نبوت کے کمال کی یہ وہ اعلیٰ و ارفع دلیل ہے جو آفتاب آمد دلیل آفتاب کی مصداق ہے اور سینکڑوں دلائل پر بھاری ہے ؎

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کا پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
منعمی رازِ نبوت ہے اسی سے آشکار

پس جنّتی معاشرہ کا قیام یقیناً آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محیّر العقول انقلاب آفریں معجزہ ہے۔ لیکن وہ کون سے ناقابلِ شکست ہتھیار تھے جن کے ذریعے آنحضورؐ نے دل جیتے۔ وہ کونسی حیرت انگیز قوت تھی جس نے باطل اور تمام شیطانی حربوں کو نیست و نابود کر دیا؟ وہ کون سا جلوہ تھا جس نے راتوں کو دنوں میں اور پستیوں کو بلندیوں میں تبدیل کر دیا؟۔

جد وجہد کی نظریاتی روح

ان سوالوں کا جواب تلاش کرنے کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری حیاتِ طیبہ پر گہری نظر دوڑائیں تو بے شمار چھوٹے بڑے عوامل قدم قدم پر کارفرما نظر آئیں گے۔ جو ہر شعبۂ زندگی پر حاوی ہیں۔ لیکن اگر ایک جملے میں ان کا جامع ترین خلاصہ بیان کرنا مقصود ہو تو وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے پاک کلمات ہیں۔

اس جملے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری جد وجہد کی نظریاتی روح کا پورا عکس سمو دیا گیا ہے۔ اسی دعوت کے ذریعے پورے معاشرے کی قدریں بدلی جا رہی تھیں۔ خیر و شر کے پیمانے منقلب ہو رہے تھے۔ معیارِ قیادت و رہنمائی تبدیل ہو رہے تھے۔ اور نفع و نقصان کی میزان بدل رہی تھی۔ یہ جملہ توحیدِ الٰہی کا وہ کامل ترین چارٹر ہے جو ساری قرآنی تعلیمات کی جان اور جزوِ اعظم ہے۔ اور اسی توحید کا قیام بعثتِ نبوی بلکہ تمام سلسلۂ رسالت کا آخری منتہا اور نصب العین ہے۔ اور دلوں میں توحید کے تخم لگانے کے نتیجہ میں زمین پر وہ موحد سوسائٹی قائم ہوتی ہے جو ساری قوم کو فردِ واحد کی شکل میں بدل دیتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مثال یوں بیان فرماتے ہیں۔

تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِہِمْ
وَ تَوَادِّہِمْ وَ تَعَاطُفِہِمْ کَمَثَلِ
الْجَسَدِ الْوَاحِدِ اِذَا اشْتَکٰی
عُضْوًا تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ
الْجَسَدِ بِالسَّہَرِ وَالْحُمّٰی۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الناس)

ایمان داروں کی مثال ایک بدن کی طرح ہے کہ اگر ایک پاؤں کو بھی ذرا سا کانٹا چبھے تو سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔ اور بدن کے کسی حصے کو راحت ملے تو سارا جسم راحت محسوس کرتا ہے۔

یہ وہ معاشرہ تھا جو بعثتِ نبویؐ سے پہلے محض ایک حسین خواب سمجھا جاتا تھا۔ مگر تیئیس سال کے عرصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کر دکھایا جس پر ہر طرف "ناممکن" کے لیبل چسپاں تھے۔ یقیناً آپؐ نے وہ کام کیا جو درحقیقت ہزار دو ہزار نبی کا کام تھا۔

کلامِ محمدؐ کلامِ خدا ہے

آئیے دیکھیں کہ آپؐ نے قیامِ توحید کے لئے کیا ذرائع اختیار فرمائے۔

معاشرہ کو عملاً موحد بنانے کے لئے یہ ضروری تھا کہ سب سے پہلے توحید کی حقیقت اور حقانیت علمی طور پر خوب طشت از بام کی جائے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے ذریعے توحید اور ذاتِ باریتعالیٰ کے ہر گوشہ کو جو عقلِ انسانی کے دائرہ میں آ سکتا تھا۔ خوب روشن کیا اور کسی پہلو سے تشنگی باقی نہیں چھوڑی۔ اور پھر اس کو دلوں میں راسخ کرنے کے لئے فطرتِ انسانی اور نفسیات کا حکمت و فراست کے ساتھ بھرپور استعمال کیا۔ ایک طرف تو آپؐ نے خدا تعالیٰ کے حسن و احسان اور جمال و رعنائی پر اتنے پیارے اور دلکش طریق پر روشنی ڈالی کہ دل کھنچے چلے آئے۔ خدا کی محبت اور شفقت اور صفاتِ باری تعالیٰ کا حیات آفریں فلسفہ اتنے روح پرور انداز میں بیان کیا کہ فطرتِ انسانی کے اندر محبتِ الٰہی کے تہہ در تہہ دبے ہوئے سوتے بیدار ہو کر منہ زور چشموں کی طرح ابل پڑے۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کے جلال اور قدرتوں اور سریع الاثر گرفت سے ایسا خوف دلایا کہ انسان بدیوں سے متنفر ہو کر کوسوں دور ہو جائے۔ اور رعبِ باری تعالیٰ ایسے طور پر انسان کے قلب کو اپنی مٹھی میں لے لے کہ وہ ہر وقت اس سے لرزاں و ترساں رہے۔ اور شیطانی راہوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے۔

سو بیک وقت اللہ تعالیٰ کا حسن و احسان اور اس کے انعام و اکرام کا ذکر تو دلوں کو بے تابانہ خدا کی طرف کھینچ رہا تھا اور ہر لمحہ اس سے ملنے کے لئے اعمالِ صالحہ پر ابھار رہا تھا اور روح کو صفاتِ الٰہیہ کے رنگ میں رنگین کر رہا تھا اور جلالِ الٰہی اور خشیت اللہ کی طاقت قلوب کے گرد ایک ایسا حصار بن گئی تھی جس سے طاغوتی طاقتوں کا ہر وار ٹکرا کر ناکام و نامراد واپس لوٹ جاتا تھا۔

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ابلاغِ حق و صداقت کا کام جس حکمت اور دانشوری سے سرانجام دیا وہ تاریخ صبر و عزیمت کا درخشاں باب ہے۔ قرآنِ کریم جو پے در پے اور موج در موج آپؐ پر نازل ہو رہا تھا اس کلام کے سامنے بڑے بڑے زبان دان خطیبوں، شاعروں، ادیبوں، شعلہ بیان مقرروں اور فصیح البیانوں کی زبانیں گنگ تھیں۔ یہ وہ جلیل و جمیل، عظیم و کبیر، فصیح و بلیغ، پُرزور اور مرعوب کن کلام ہے جو لمحوں میں کایا پلٹ دیتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ ہٰذَا الْقُرْاٰنَ یَہْدِیْ
لِلَّتِیْ ہِیَ اَقْوَمُ وَ یُبَشِّرُ
الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ
الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمْ اَجْرًا
کَبِیْرًا وَّ اَنَّ الَّذِیْنَ لَا
یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ اَعْتَدْنَا
لَہُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا۔ (بنی اسرائیل: ۱۰)

یہ قرآن یقیناً اس راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ درست ہے اور ایمان والوں کو جو مناسب حال کام کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر مقدر ہے۔ اور قرآن یہ بھی کہتا ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔

کتنے ہی پتھر دل تھے جو صرف قرآن کی فصاحت و بلاغت اور حسنِ کلام سے موم ہو گئے۔ کتنی ہی روحیں تھیں جو صرف اس کی ظاہری خوبیوں کو دیکھ کر اس کے نازل کرنے والے خدا کے سامنے سجدہ ریز ہو گئیں۔ کفر و باطل کے کتنے ہی اونچے قلعے تھے جو قرآن نے اپنے مضامین کی بلندی اور صداقت کی ضرب سے ریزہ ریزہ کر دیئے۔ اور پھر قرآنی معجزہ کے تابع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو فصاحت و بلاغت اور جوامع الکلم کا معجزہ بخشا گیا وہ بھی بڑا حیرت انگیز اور مسحور کن تھا۔ اگرچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار، دنیاوی جاہ و جلال اور رسمی عظمت و حشمت کا دربار نہ تھا مگر نبوت کے جلال سے ہر شخص پیکرِ تصویر نظر آتا تھا۔ احادیث میں آتا ہے کہ آنحضورؐ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس میں صحابہؓ اس طرح ساکت وصامت اور مؤدب ہو کر بیٹھتے تھے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں اور ذرا سی جنبش بھی مفقود ہوتی تھی۔

(شمائل الترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

صحابہؓ کہتے ہیں کہ جب آنحضورؐ اپنی مجالس میں جنت وجہنم کا ذکر کرتے تو ہم یوں محسوس کرتے تھے کہ گویا کہ ہم جنت وجہنم کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔

(ترمذی ابواب صفۃ الجنۃ باب فی صفۃ الجنۃ ونعیمھا)

جہاں یہ کیفیت پیدا ہوگی وہ دل کیوں کوثر وتسنیم میں نہ دھوئے جائیں گے۔ ان کے رنگ کیوں نہ اتریں گے اور کیوں وہ ستاروں کی طرح نہ جگمگائیں گے۔

نور لائے آسماں سے خود بھی وہ اک نور تھے

مگر کیا آنحضورؐ کی ساری انقلاب آفرینی کا راز آپؐ کی قوت لسانی اور سحر بیانی میں مضمر تھا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو اس کے اثرات کبھی دیرپا نہ ہوتے وہ روح کی گہرائیوں میں نہ اترتے۔

آپؐ کی تبلیغ اور حسن بیان کی اثر پذیری کا اصل راز آپؐ کے کردار کا معجزہ تھا۔ سورج کی طرح روشن، پہاڑوں کی طرح بلند وبالا اور مشک خرام ہواؤں کی طرح لطیف اور نرم ونازک جس کی خوشبو آپؐ کے اشد ترین مخالفین بھی نہ صرف محسوس کرتے تھے بلکہ اس خوف سے کانپتے رہتے تھے کہ کہیں وہ بھی اس کے جادو کا شکار نہ ہو جائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجسم تھے تعلیمات قرآن کی منہ بولتی تصویر تھے۔ آپؐ کی آنکھوں میں قرآنی انوار کی تجلیاں تھیں اور رگ رگ میں محبت الٰہی کا ایک ایسا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا جو دیکھنے اور سننے والوں کے ہر قسم کے تکبر ورعونت کو خس وخاشاک کی طرح بہا لے جاتا تھا اور وہ بھی موم ہو کر اسی نور کے گرویدہ ہو جاتے تھے۔ جس کی طلب میں حضورؐ نے آبلہ پائی اختیار کی تھی۔

آپؐ عامل بالقرآن تھے۔ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن۔ ہر حکم جو خدا کی طرف سے نوع انسانی کے لئے نازل ہوتا اس پر سب سے پہلے لبیک کہتے اور اپنے عمل سے اسمیں حسن کے رنگ بھر دیتے اور اس کے شفا بخش اثرات دوسروں کو دکھا کر ان کو ایسے پرزور انداز میں تلقین فرماتے کہ انکار کا یارا نہ رہتا۔ اپنے برتر اخلاق اور بلند تر کردار سے آپؐ نے توحید کی برتری ہر ایک کے سامنے ثابت کر دی۔ اور دیکھنے والے غیر جانبدار مبصر کیلئے یہ بالکل آسان ہو گیا کہ وہ صالح اور مفسد گروہ کو واضح طور پر پہچان سکے۔ یہ مقناطیسی کشش تھی جس کا کسی مخالف کے پاس کوئی توڑ نہ تھا۔

عشقِ خدا

آپؐ ہر خوبی اور حسن ورعنائی میں سب سے آگے تھے۔ میدان عمل کے شہسوار تھے مگر ہم نقطۂ توحید کے حوالے سے دیکھیں تو عجیب منظر نظر آتا ہے۔ اپنے خدا کا خیال آپؐ کے دل ودماغ پر اس طرح مستولی تھا کہ پل بھر کے لئے اس سے جدائی موت تھی۔ خدا تعالیٰ سے کچھ ایسی محبت اور پیار تھا کہ کوئی معاملہ ہو اس میں خدا تعالیٰ کا ذکر ضرور کرتے۔ اٹھتے بیٹھتے، سوتے، جاگتے، کھاتے پیتے غرضیکہ ہر موقع پر خدا کا نام ضرور لیتے۔ صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک انسان ہزاروں کیفیات سے گزرتا ہے مگر کوئی ایک بھی ایسی کیفیت نہیں جس کے ظاہر ہونے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دعا نہ کی ہو اور اپنے غلاموں کو نہ سکھائی ہو۔

دن کے اجالوں میں سوز وگداز سے معمور نمازیں ادا کرتے اور رات کے اندھیروں میں کھڑے ہو کر اپنے ربّ کو یاد کرتے کرتے آپؐ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔ شب کی تاریکیوں میں آبادی سے دور آپؐ کا سینہ یاد الٰہی سے بریاں اور آنکھیں گریاں نظر آتی ہیں۔ اور دن کے وقت کچھ ایسے الحاح کا عالم ہے جو دیکھنے والوں کے لئے بھی ناقابل برداشت ہے۔ کبھی اپنے ربّ کو صفات جمالیہ کا واسطہ دیکر اس سے حسن روحانی طلب کر رہے ہیں۔ کبھی اس کی رحمانیت اور رحیمیت کو جوش دلا کر مغفرت کے طلبگار ہیں۔

غرضیکہ آپؐ کا ہر لمحۂ حیات دعاؤں اور ذکر الٰہی سے پُر تھا۔ ہر کام کا آغاز خدا کے نام سے کرتے اور اسی کے نام سے ختم کرتے۔ ہر معاملہ کا مبدء ومنتہا وہی ذات واحد تھی۔ جس کے آپؐ بے مثل ومانند فرد تھے۔ اسی خدا کے خوف سے لرزاں اور ترساں رہتے۔ اور اپنے صحابہؓ کو بھی بار بار اس کی طرف متوجہ کرتے۔

یہ خشیۃ اللہ آپؐ کے قلب مبارک میں کچھ اس طرح جاگزیں تھی کہ باوجودیکہ آپؐ تمام نوع انسانی سے اتقیٰ اور عابد ترین اور معصوم ترین فرد تھے۔ پھر بھی ہمیشہ یہی اظہار فرماتے کہ گویا تہی دامن ہیں اور محض خدا کے فضل سے بخشے جائیں گے۔ جب آپؐ کثرت عبادت کو دیکھ کر حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپؐ کی تمام اگلی اور

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
مُراد
کلاتھ ہاؤس
کپڑے کا اعلیٰ مرکز
ریل بازار فیصل آباد

چوہدری جیولرز
معیاری سونا چاندی کے معیاری
زیورات بنوانے کے لئے
بشیر احمد خالد اینڈ برادرز
سلیمی چوک، ستیانہ روڈ، فیصل آباد

خصوصی رعایت
شکور پارک ہاؤسنگ سکیم
ربوہ میں بارہ فیصد رعایت کے بعد جو قیمتیں رہ گئی ہیں اس قیمت سے نقد ادائیگی کرنے والے
— دوستوں کو پانچ فیصد خصوصی رعایت —
شکور پارک — میں پختہ سڑکیں، مین نالیاں، پکیاں، مکمل ہو چکی ہیں نیز میٹھا پانی ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے پہنچ چکا ہے۔ عنقریب بفضلہ تعالیٰ بجلی بھی پہنچ جائے گی۔ سوئی گیس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔
شکور پارک — ایک طرف البیت الاقصیٰ اور محلہ دارالرحمت شرقی ب کی طرف ہم نٹ چوڑی سڑک پر واقع چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ بہت اچھا موقع ہے۔
بہترین رہائشی منصوبہ
اس سے اچھا موقع آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔ دوستو احباب فائدہ اٹھائیں!
شکور پارک میں صرف چند ایک پلاٹ قابل فروخت ہیں۔ احباب نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ الباسط کالونی میں جن احباب نے خاکسار سے پلاٹ خرید کئے ہوئے ہیں۔ برائے مہربانی اپنے اپنے نشان لے لیں اور ہرگز سستی نہ کریں۔
— رابطہ کے لئے: —
پروپرائٹر حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ
فون نمبر: 416

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
فون نمبرز: 410974 418646
دھائش: 418645
— پروپرائٹر: — ۱۱۱۔ فیروزپور روڈ گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
۱۰۔ شادمان کالونی۔ لاہور
۱۲۔ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ لاہور
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پچھلی بشری کمزوریاں تک خدا معاف کر چکا ہے تو پھر کیوں اتنی مشقت اٹھاتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کیا میں اپنے ربّ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب الاجتہاد فی الصلوٰۃ)

خدا تعالیٰ کے غناء سے اسقدر خائف رہتے تھے کہ فرماتے تھے:

وَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ وَ اَنَا رسول اللّٰہِ مَا یفعل بی

خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ باوجود اس کے کہ میں خدا کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔ چنانچہ باوجود اسکے کہ دشمن کے مقابلہ پر آپؐ کو واضح اور چمکدار فتوحات کی خوشخبریاں دی گئی تھیں۔ مگر بدر کے میدان میں اس قدر گریہ و بکا و آہ و زاری کی کہ حضرت ابوبکرؓ برداشت نہ کر سکے اور عرض کیا یا رسول اللہ بس کیجئے آپؐ نے تو دعا کرنے میں حد کر دی۔!

(بخاری کتاب الجہاد باب ما جاء فی درع النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

جس لیڈر کا دل خوف خدا سے اس قدر تپاں ہو اور حیرت انگیز قوت جاذبہ رکھتا ہو۔ کیوں اس کی قوم کے دل ہر لمحہ خدا کے حضور پگھلتے نہ رہیں گے۔ اور واقعتاً یہی ہوا۔ کیا بلالؓ کی احد احد کی صدا اس کا ثبوت نہیں دیتی۔ کیا عمارؓ اور یاسرؓ کی قربانیاں اس حقیقت پر انمٹ مہر نہیں۔ خدا کی قسم! اگر صحابہؓ کے جسموں کو کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دیا جاتا اور پھر اس کو نچوڑا جاتا تو اس میں سے محبت الٰہی اور خشیت اللہ کے سوا اور کچھ بھی نہ نکلتا۔ جن کو دنیا کا کوئی ظلم اور جبر جھکا نہیں سکتا تھا۔ جو دشمن کے لئے قہر اور ہلاکت کی علامت تھے۔ جب خدا کا نام سنتے اس کا کلام سنتے تو انکی آنکھیں ڈبڈبا آتیں اور دل بھر آتے اور لبیک لبیک پکارتے ہوئے اس کو عمل سے مزین کرتے۔ تَرٰٓی اَعْیُنَھُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ۔ (المائدہ: ۸۴)

یہ کیا واقعہ تھا کہ حرمت شراب سے پہلے چند صحابہ ایک مکان میں بیٹھے شراب کے جام پر جام لنڈھا رہے تھے کہ باہر سے آواز آئی کہ شراب کو خدا نے حرام کر دیا ہے تو ان میں سے کسی نے تحقیق کی ضرورت نہ سمجھی بلکہ اٹھے اور شراب کے بھرے ہوئے مٹکوں کو توڑ دیا۔ اور ہمیشہ کے لئے توبہ کر لی۔ اس دن شراب سے بھرے ہوئے اتنے برتن چکنا چور ہوئے کہ مدینہ کی گلیوں میں بارش کے پانی کی طرح شراب بہہ رہی تھی۔

(بخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ مائدہ)

کیا یہ۔ واقعہ کسی تعزیر اور مادی سزا کے خوف سے رونما ہو سکتا ہے؟ کون سی جسمانی تکلیف اس کام پر آمادہ کر سکتی ہے؟ یہ صرف اور صرف خوف خدا تھا۔ جو صحابہؓ کے دماغوں اور دلوں بلکہ نس نس میں بول رہا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو حدود اور تعزیر سے نہیں خوف خدا سے باندھ دیا تھا۔ جس سے باہر نکلنا صحابہؓ کے لئے ناممکن ہو گیا تھا۔

یہ سچی عبادت الٰہی ہی تھی جو اپنا رنگ دکھا رہی تھی۔ جو انسانوں کو ہم رنگ ربّ العالمین کرتی جا رہی تھی۔ اسی عبادت نے انہیں وہ خوف بخشا وہ غلامی بخشی جس نے دوسری ہر غلامی سے انہیں آزاد کر دیا تھا۔ جس نے ہر دوسرے خوف کو ہواؤں میں اڑا دیا تھا۔ یہ خوف ان کی زندگیوں کا سب سے لذت آگیں سنگھار تھا۔ کیونکہ یہ خوف بزدلی کا نہیں جرأت و شجاعت اور ثبات قدم کا منبع ہے۔ اور اس خوف کے نتیجہ میں عطا ہونے والی جنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسی دنیا میں دکھا دی تھی۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ۔

اسی جنت ارضی کو دوسرے لفظوں میں قرآنی معاشرہ کہا جاتا ہے۔

سپہدار افواج قدوسیاں

ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پر اثر مواعظ اور تلقین و ترغیب اور دلکش اسوۂ حسنہ کے ذریعے ایک ایسی رفیع الشان جماعت قائم کی جس کا ہر فرد آپؐ کے نقوش قدم کو فرط عقیدت سے چوم کر آگے بڑھ رہا تھا بلکہ اس کی حرمت اور حفاظت کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کے لئے تیار تھا مگر یہ ایک طویل مسلسل عمل تھا جس کا آغاز یہاں سے ہوتا ہے کہ:

جو لوگ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کر کے حلقۂ توحید میں داخل ہوئے ان کی خاطر پھولوں کی سیجیں نہیں بچھائی جاتی تھیں۔ ان کے لئے سینہ و دل فرش راہ نہیں کئے جاتے تھے بلکہ شدید مخالفت اور طعن و تشنیع کے خاردار کانٹوں سے بھرپور جنگلوں میں بادیہ پیمائی ان کا مقدر تھی مگر وہ نہ تھکے اور نہ ماندہ اور پژمردہ ہوئے بلکہ اپنے آقا کے

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پارٹیکل
کے لئے ہم سے رجوع فرمائیں!
★
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳، فیروزپور روڈ بالمقابل تھانہ اچھرہ
لاہور: فون: 41067

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
: ھُوَالنَّاصِر :
کراچی میں
معیاری سونے کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے
تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری۔ شمالی ناظم آباد کراچی
ٹیلی فون:
617069

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا نام اب
مشہور دواخانہ
رجسٹرڈ
ہو چکا ہے:
زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
جانشین و فرزند
حضرت حکیم نظام جان
خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود
ربوہ
فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ
ماڈل کالونی کراچی ۲۷
چوک دانہ زید کا
ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شانہ بشانہ وہ اندرونی اور بیرونی دونوں محاذوں پر آزمائش کی ان جلتی ہوئی بھٹیوں سے بصد شوق گزر رہے تھے جو سونے کو کندن بنا دیا کرتی ہیں ؎

کہ خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جماعت کو پہلے تو اپنے رب کا والہ و شیدا بنایا اور اپنی ذات میں اس کامل ہستی کے ایسے جامع نقش اتارے کہ سعید روحیں اس کے تیر نظر کا شکار ہو کر گھائل ہوتی چلی گئیں۔ پھر خدا سے ملنے کے لئے حضورؐ نے ان کو خاک میں ملنا سکھایا اور برضا و رغبت وہ تمام ابتلاؤں سے گزرتے رہے۔ اور سرخرو ہو کر باہر نکلے۔ ان ستم زدوں کو حضورؐ نے اس قوتِ یقین سے معمور کر دیا تھا کہ ان دکھوں اور قربانیوں کے بدلے انہیں لازماً رضائے الٰہی کے چھلکتے ہوئے جام عطا ہونے والے ہیں۔

حضورؐ نے کبھی تو مامنی کی الٰہی جماعتوں کی مظلومیت کی داستانیں سنا کر انہیں حوصلہ دلایا۔ کبھی جنت کی منزل دکھا کر صبر پر آمادہ کیا۔ کبھی اعلیٰ اقدار کی خاطر اپنے تمام حقوق سے دستبردار ہونے کا عزم بخشا۔ ان ہیبت ناک اور دل ہلا دینے والی سیاہ راتوں اور درندوں سے اٹے ہوئے جنگلوں میں اسوۂ محمدی اپنی تابناک شعاعوں سے ہر قدم پر ان کی رہنمائی کر رہا تھا۔ ایسے صراطِ مستقیم کی طرف جو لاریب دربارِ الٰہی تک پہنچا دیتا ہے۔

اس تربیت و تعلیم کے نتیجہ کے طور پر ان میں صبر و استقامت کے جوہر پیدا ہوئے عزیمت و استقلال نے پرورش پائی۔ حق کے لئے دنیا بھر سے لڑ جانے کا حوصلہ ابھرا۔ امن کی خاطر پا بجولاں اور پابند سلاسل ہونے کی طاقت چمک اٹھی۔ انہوں نے جان ہتھیلی پر رکھ کر صرف رضائے محبوب کی خاطر گھر سے نکل کھڑا ہونے کا سبق سیکھا۔ چلتے کاروبار۔ لہلہاتی کھیتیاں۔ محبت بھری دوستیاں اور آباد گھروں کو اللہ کے راستے میں خیرباد کہہ کر خالی دامن اٹھ کھڑے ہونے کا فن سیکھا۔ اصولوں کی خاطر دوستیاں توڑ دینے اور دشمنیاں چھوڑ دینے کا حوصلہ پیدا کیا۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارۂ چشم و ابرو پر اپنا سب کچھ لٹا دینے کا ڈھنگ سیکھا۔ ذاتی آرزوؤں، امنگوں اور ترقیات کے خوابوں سے دست بردار ہو کر مقصدِ زندگی کے لئے جینے کا سلیقہ انہیں آ گیا۔

ان صفات اور صدف ہائے آبدار پر ایک دفعہ پھر نظر دوڑائیں۔ یہی وہ صفات ہیں جو کسی مثالی معاشرے کے حاملین کیلئے لابدی حیثیت رکھتی ہیں۔ اخلاق و کردار کے یہی وہ ہتھیار ہیں جو معاشرے سے ہر گند کو نکال پھینکتے ہیں۔ اور اسے نور سے معمور کر دیتے ہیں۔ اسی لئے حضورؐ نے فرمایا:

اصحابی کالنجوم

(مشکوٰۃ۔ کتاب المناقب۔ مناقب الصحابہ)

کہ میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں۔

ان ستاروں پر مشتمل اس کہکشاں کا قیام ہی تو حیاتِ محمدی کا عظیم و جلیل کارنامہ ہے۔ یہ کہکشاں خود ہر لمحہ اقلیم حسن و احسان کے آفتاب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے نور مستعار لے رہی تھی۔ اور ایک نظر ڈال لینے والی دشمن آنکھ کو بھی جھکا دیتی تھی۔

یہ معاشرہ جو توحید الٰہی کا پرتو اور اسی کا حاصل تھا مثالی قرآنی معاشرہ تھا جو معروفات کا پابند، منکرات سے مجتنب، اخلاقی قدروں کا حامل اور اخلاقِ فاضلہ کا نقیب تھا۔ ایسا مثالی معاشرہ انسانیت نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔

مگر یاد رکھئے کہ اس معاشرہ کی گہرائیوں میں کسی جبر، ظلم اور زبردستی کا شائبہ تک نہ تھا۔ اور عقلاً بھی کوئی تعزیر ایسا انقلاب پیدا کر ہی نہیں سکتی جس سے محبت اور ہمدردی اور شفقت علی خلق اللہ کے چشمے پھوٹ پڑیں۔ کیونکہ ظلم کے کڑوے درخت کا پھل بھی تو کڑوا ہی ہوتا ہے۔ کبھی کیکر کو انگور لگتے کسی نے دیکھے ہیں۔ کبھی حنظل کو بھی خربا لگا ہے؟ اگر درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے تو یقیناً یہ معاشرہ محبتِ الٰہی اور خشیت اللہ کے خمیر سے اٹھایا گیا تھا جس کی مہک اس درخت کے ہر پتے اور ڈالی اور پھل کے ذرے ذرے سے اٹھ رہی ہے۔

علامہ شبلی نعمانی اس حقیقت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"قانون و خوفِ تعزیر صرف بازاروں میں اور انسانوں کے عام مجموعوں میں جرائم سے باز رکھ سکتا ہے۔ لیکن دعوتِ اسلام کے فیضِ اثر نے دلوں کو بالکل خدا کے سامنے کر دیا۔ جو رات کی تاریکیوں میں بھی دیکھتا تھا اور مقفل دروازوں کی کھڑکیوں سے بھی جھانکتا تھا۔"

(سیرت النبیؐ جلد دوم ص۵)

وہ اپنی ذات میں اک انجمن، روحِ بہاراں تھا

اس قرآنی معاشرہ کی تعمیر کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عدیم المثال کامیابی کے رازوں کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ۔

(الاعراف: ۱۵۸)

یعنی ہمارا یہ رسول ہمیشہ نیک کاموں کا حکم دیتا ہے۔ اور برے کاموں سے روکتا ہے۔ اور بنی نوع انسان کے لئے طیبات کو حلال کرتا ہے اور خبائث کو حرام قرار دیتا ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ رسول انسانوں

کوئٹہ ایجنسی

سلسلہ احمدیہ کی ۱۹۸۹ء سے خدمت کر رہی ہے، اس ایجنسی سے آپ کو اخبارات اور رسالہ جات کے علاوہ جماعت احمدیہ کی ہر قسم کی کتب اور ربوہ کی ہر چیز مل سکتی ہے نیز جنرل سٹور، سامان سٹیشنری کے علاوہ سپورٹس کا سامان بھی مل سکتا ہے۔

ایجنٹ: عبدالرحمٰن خان لہری

باسط برادرز فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ

لیٹ داخلہ جاری ہے

الیکٹریشن اور ریفریجریشن اینڈ ائر کنڈیشننگ ٹریڈز میں

لیٹ داخلہ جاری ہے

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

AL-FURQAN MOTORS LIMITED

Authorised Dealers of National Motors Ltd.

For Genuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں!

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴۷۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳

☆- ٹیلیفون: 74609 ، 79523

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا کریں

اب ہمارے ہاں سے قرآن مجید بطرز قاعدہ یسرنا القرآن، تحدیث نعمت، انسانِ کامل، سنگم کشتی نوح بھی مل سکتی ہے۔ — فون نمبر: — 63849 —

مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور

ملک عبداللطیف سنگوہی، فون گھر 67448

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے وہ بوجھ اور طوق اتارتا ہے جو ان کے گلے کا ہار بنے ہوئے تھے۔ یعنی حضورؐ کی مساعی محض تعلیم کی حد تک نہ تھیں بلکہ وہ گندی عادتیں، وہ بدیاں جو انسان کو چمٹ جاتی ہیں اور محض تعلیم سے دور نہیں ہوتیں۔ حضورؐ نے خود وہ عادات دور کروائی ہیں۔ دعاؤں کے ذریعہ، اپنی قوت قدسیہ کے ذریعہ جو تعلیم اور نمونہ سے الگ ایک تیسری چیز ہے۔

یہ وہ قوت ہے جو پاک نمونہ اور دعاؤں کے امتزاج سے پیدا ہوتی ہے۔ جب آسمان سے دعا کی قبولیت ہوتی ہے اور پاک نمونہ انسانی اعمال کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہوتا ہے تو اس امتزاج کے نتیجہ میں ایک تیسری قوت پیدا ہوتی ہے جس کو قوت قدسیہ کہا جاتا ہے جو قدوسیوں کو جنم دیتی ہے۔ اس قوتِ قدسیہ کے بغیر دنیا میں کبھی کوئی پاک تبدیلی پیدا نہیں ہوئی نہ ہو سکتی ہے۔

پس فرمایا کہ تعلیم کتاب اور حکمتیں بیان کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوتِ قدسیہ کے ساتھ اور ذاتی مساعی کے نتیجہ میں قوم کو ان مصیبتوں سے نجات بخش رہے ہیں جن میں وہ صدیوں سے مبتلا تھی۔

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرُوْثٍ ذِلَّةً

فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو نے انہیں گوبر کی طرح ذلیل قوم پایا۔ پھر تو نے انہیں خالص سونے کی ڈلی بنا دیا۔

كَانَ الْحِجَازُ مَعَاذِلَ الْغَزَلَانِ

فَجَعَلْتَهُمْ فَانِيْنَ فِي الرَّحْمَانِ

اہل حجاز جو خوب صورت عورتوں سے عشق بازی میں محو تھے تو نے انہیں فانی فی اللہ بنا دیا۔

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پر حکمت قیادت کا ہی معجزہ ہے کہ چند برسوں میں آپؐ نے بہترین صلاحیتوں کا حامل انسانی معاشرہ جمع اور تیار کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ آپؐ خالق کائنات کے رنگ میں رنگین ہوئے اور پھر اپنی عظیم شخصیت کا جوہر ایک ایک ساتھی میں اتارنے کی سعی کی۔ انہیں سفر میں، حضر میں، خدا کے گھر میں، بازار میں، گھر میں، پردیس میں، ہر جگہ اور ہر حالت میں نئے نظام کی ذمہ داریاں اٹھانے کے لئے تیار کیا اور ان میں اعلیٰ ترین اوصاف پیدا کئے۔ ان اوصاف کے حامل لوگ اتنی بڑی تعداد میں انسانی تاریخ نے کبھی یکجا نہ دیکھے تھے۔ ایسے ہی مثالی انسانوں کی اجتماعیت سے مثالی معاشرہ وجود میں آیا جو انسانیت کا جوہر تھے۔ یہ معاشرہ دینِ محمدی کی قدروں کا مخزن تھا ؎

اَحْيَيْتَ اَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَةٍ

مَاذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تو نے صدیوں کے مردے ایک جلوہ سے زندہ کر دیئے کون ہے جو اس شان میں تیرا نظیر ہو سکے۔

یہ تین بنیادی اصول تھے جن کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موحد مثالی معاشرہ قائم کیا۔ یعنی

۱۔ حکمت و موعظہ حسنہ
۲۔ اسوۂ حسنہ
۳۔ پاک جماعت کا قیام

ان میں سے ہر اصول دوسرے کو جنم دیتا ہے۔ اور پھر اس کے قیام کے لئے مضبوط سہارا بنتا ہے۔ اور پھر آگے یہ اصول شاخ در شاخ اور ورق در ورق چھوٹے اصولوں میں تقسیم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پس یہ ایک منظم اور مربوط نظام تھا جو تا ابد ابنائے عالم کی آنکھوں کو خیرہ کرتا رہے گا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں اور رفعتوں اور جلالت شان کی ناقابلِ تردید گواہی بن کر سماء دنیا پر ستارے کی طرح دمکتا رہے گا۔ کوئی دن نہیں جو اس سے زیادہ روشن ہو۔ اور کوئی رات نہیں جو اس پر تاریکی کے پردے ڈال سکے۔

مگر کیا یہ صرف ایک سہانا تصور ہی رہے گا۔
اے کاش! کہ وہ دور کبھی لوٹ سکے۔
اے کاش! اے کاش!
ہاں دکھا دے اے تصور! پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

کراچی میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ
کے مفید اور مجرب دوائیں!
مکرم شوکت متھاس ۷۱ سویٹ ہوم لینڈ
ماڈل کالونی کراچی ۲۷ —
سے حاصل کی جا سکتی ہیں

ٹیلیکس:- SI-LPK 4341
ٹیلیفون: آفس: 27946 - 41550
آفس: 22483 - 27616
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
امپورٹر، ایکسپورٹر،
مقبول روڈ فیصل آباد
سفینہ بوسکی پرنٹ، فلیٹ رنگدار، ڈبل جارجٹ پرنٹ۔ فینرون روٹری پرنٹ، پردہ کلاتھ، پالین لون۔ وائل
جاذبِ نظر، دیدہ زیب، ہر گھر کی پسند
آفس: مندر گلی ریل بازار فیصل آباد

ہونہار کھلاڑیوں کیلئے
خوشخبری
سامان سپورٹس۔ کرکٹ، ہاکی، والی بال، فٹ بال۔ بیڈمنٹن۔ کیرم بورڈ و ان کے متعلقہ سامان اب ہمارے ہاں معقول نرخوں پر دستیاب ہے۔ تشریف لا کر خدمت کا موقع دیں۔
آپ کی خدمت میں پیش پیش
پک اینڈ پے سنٹر
نزد ریلوے کراسنگ
ربوہ

پنجاب سویٹ ہاؤس
عمدہ اور لذیذ مٹھائیوں کا مرکز
بیاہ شادیوں اور ٹی پارٹیوں میں ہماری خدمات حاصل کریں۔ ہر ورائٹی کی مٹھائی ہمارے پاس موجود ہے۔
منور احمد بنبنہ
رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ
HERCULES
ٹریڈ مارک
منضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
ہرکولیس
اسپرنگ میٹریل سے تیار شدہ
ہر قسم کی گاڑیوں کے سلنسر پائپ، سلنسر بکس اور پٹہ کمانی سپیشلسٹ
میاں بھائی
۱۰۔ منٹگمری روڈ لاہور ☎ ۳۰۵۴۰۴ ۳۰۵۳۹۶

جرمن ہومیوپیتھک
ادویات سے نئے اور پرانے پیچیدہ امراض کے علاج کیلئے ہمارے کلینک میں تشریف لائیں۔ باہر کے دوست بذریعہ ڈاک دوا منگوا سکتے ہیں
بچگانہ زنانہ اور مردانہ امراض کی کامیاب علاجگاہ
شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال
نزد لنگر خانہ رحمت بازار، ربوہ

برائلر مرغ دستیاب ہے
ہمارے پولٹری فارم میں کثیر تعداد میں برائلر مرغ دستیاب ہے۔ خواہشمند احباب رابطہ قائم کریں
عبدالباقی قریشی و طارق بٹ مرغ فروش
رحمت بازار۔ ربوہ

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خدام
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوانِ محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ چوک ریدکا ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: عدیم المثال نظارے

"نہیں دام لو"۔ انہوں نے دو بار عرض کی کہ یوں ہی حاضر ہے آپؐ نے انکار کیا۔ بالآخر حضرت عمرؓ نے دام لینے منظور کئے۔ آپؐ نے خرید کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو دیدیا کہ اب یہ تمہارا ہے۔ (بخاری)

ایک غزوہ میں جابر بن عبداللہ ہمرکاب تھے۔ ان کی سواری میں جو اونٹ تھا وہ سست رو تھا۔ اور تھک جانے کی وجہ سے اور بھی سست ہو گیا تھا۔ آپؐ نے اونٹ ان سے خرید لیا اور دام کے ساتھ اونٹ بھی ان کو دے دیا کہ دونوں تمہارے ہیں۔

یہی واقعہ ایک روایت میں اس طرح پر ہے کہ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا تمہارے پاس کوئی لکڑی ہو تو دو۔ انہوں نے دی آپؐ نے اس اونٹ کو مارا تو وہ اس قدر تیز دوڑنے لگا کہ سب سے آگے نکل گیا۔ پھر آنحضرتؐ نے ان سے چار دینار پر اونٹ اس شرط پر خرید لیا کہ مدینہ تک انکی سواری کا حق ہے۔ مدینہ پہنچ کر آپؐ نے قیمت بھی ادا کروائی حضرت بلالؓ کو فرمایا کہ چار دینار پر ایک قیراط سونا زائد دے دو۔ (بخاری)

آپؐ کی شفقت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپؐ کبھی کبھی اپنے اصحاب سے ہلکا پھلکا مزاح بھی فرماتے تھے۔ اور شگفتگی کا ماحول پیدا کرتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت انسؓ کو پکارا تو فرمایا۔ "یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ۔ اے دو کان والے"۔ اس میں یہ نکتہ بھی تھا کہ حضرت انس نہایت اطاعت شعار تھے اور حضورؐ کے ارشاد پر کان لگائے رکھتے تھے۔

ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے کوئی سواری عنایت ہو۔ فرمایا میں تمہیں اونٹنی کا بچہ دوں گا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ "کوئی اونٹ ایسا بھی ہوتا ہے جو اونٹنی کا بچہ نہ ہو۔"

ایک بڑھیا خدمت اقدس میں آئی کہ حضور میرے لئے دعا کریں کہ مجھے بہشت نصیب ہو۔ فرمایا "بوڑھیاں بہشت میں نہ جائیں گی"۔ اسے بہت صدمہ ہوا۔ اور روتی ہوئی واپس چلی۔ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا۔ اسے کہہ دو کہ بوڑھیاں جنت میں جائیں گی لیکن جوان ہو کر جائیں گی۔ (ترمذی)

حضور اکرمؐ اپنے صحابہؓ کے جذبات محبت سے خوب آگاہ تھے۔ چنانچہ آپؐ کبھی کبھی از خود انہیں تبرک سے نوازتے تھے۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر جب آپؐ منیٰ میں قربانی سے فارغ ہوئے تو حضرت معمرؓ بن عبداللہ کو بلوایا اور سر کے بال منڈوائے اور پھر ازراہ تبرک فرط محبت سے کچھ بال خود اپنے دست مبارک سے حضرت ابو طلحہؓ انصاری اور ان کی بیوی ام سلیمؓ اور بعض ان لوگوں کو جو پاس بیٹھے تھے عنایت فرمائے۔ اور باقی حضرت ابو طلحہؓ نے اپنے ہاتھ سے ایک ایک دو کر کے احباب میں تقسیم فرمائے۔

(صحیح مسلم و ابو داؤد)

بقیہ: بیس پہلو

کا مقام ہوتا ہے اور "اگر" اور "کاش" کا اعادہ اس کثرت سے کیا جاتا ہے کہ عمر بھر میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ مرنے والا پے در پے اپنی خواہشات کا ذکر کرتا ہے اور اپنے وقت کو وصیت میں صرف کرتا ہے میرے فلاں مال کو فلاں کے سپرد کرنا اور میری بیوی سے یہ سلوک کرنا اور بیٹوں سے یوں حسن سلوک سے پیش آنا۔ فلاں سے میں نے اس قدر روپیہ لینا ہے اور فلاں کو اس قدر دینا ہے۔ غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں جو روزانہ ہر گھر میں دہرائی جاتی ہیں اور چونکہ موت کا سلسلہ ہر جگہ لگا ہوا ہے اور ہر فرد بشر کو اس دروازہ سے گزرنا پڑتا ہے اس لئے تمام لوگ ان کیفیات کو جانتے ہیں زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

میرا آقا جہاں اور ہزاروں باتوں میں دوسرے انسانوں سے اعلیٰ اور مختلف ہے وہاں اس بات میں بھی دوسروں سے بالاتر ہے۔ اس میرے سردارؐ کی موت کا واقعہ کوئی معمولی سا واقعہ نہیں۔ کس گمنامی کی حالت سے ترقی پا کر اس نے اس عظیم الشان حالت کو حاصل کیا تھا اور کس طرح خدا تعالیٰ نے اسے ہر دشمن پر فتح دی تھی اور ہر میدان میں غالب کیا تھا۔ ایک بہت بڑی حکومت کا مالک اور بادشاہ تھا اور ہزاروں قسم کے انتظامات اس کے زیر نظر تھے۔ لیکن اپنی وفات کے وقت اسے ان چیزوں میں سے ایک کا بھی خیال نہیں نہ وہ آئندہ کی فکر کرتا ہے نہ تدابیر ملکی کے متعلق وصیت کرتا ہے نہ اپنے رشتہ داروں کے متعلق ہدایت لکھواتا ہے بلکہ اس زبان پر اگر کوئی فقرہ جاری ہے تو یہی کہ اَللّٰھُمَّ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی اَللّٰھُمَّ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی اے میرے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ میں جگہ دے اے میرے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ میں جگہ دے۔

اس فقرہ کو ذرا ان مضطربانہ حرکات سے مقابلہ کر کے دیکھو جو عام طور سے مرنے والوں سے سرزد ہوتی ہیں کیسا اطمینان ثابت ہوتا ہے کیسی محبت ہے۔ ساری عمر آپؐ خدا تعالیٰ کو یاد کرتے رہے۔ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے خلوت و جلوت، غرض کہ ہر جگہ آپؐ کو خدا ہی خدا یاد تھا اور اسی کا ذکر آپؐ کی زبان پر جاری تھا اور اب جبکہ وفات کا وقت آیا تب بھی بجائے کسی اور دنیاوی غرض یا مطلب کی طرف متوجہ ہونے کے خدا ہی کی یاد آپؐ کے سینہ میں تھی اور جن کو چھوڑ چلے تھے اُن کی فرقت کے صدمہ کی بجائے جن سے ملنا تھا ان کی ملاقات کی تڑپ تھی۔ اور زبان پر اپنے رب کا نام جاری تھا۔

آہ کیسا مبارک وہ وجود تھا۔ کیا احسان ماننے والا وہ انسان تھا۔ اس کی زندگی بہتر سے بہتر انسانوں کے لئے اسوہ حسنہ اور مہذب سے مہذب روحوں کے لئے ایک نمونہ تھی۔ اس نے اپنے پیدا ہونے سے مرنے تک کوئی وقت اپنے رب کی یاد سے غافل نہیں گزارا۔ وہ پاک وجود خدا تعالیٰ میں بالکل محو ہی ہو گیا تھا۔ اور اس کی نظر میں سوائے اس وحدہٗ لاشریک خدا کے جو لم یلد ولم یولد ہے اور کوئی وجود جچتا ہی نہ تھا۔ پھر بھلا جو ذکر کہ تمام عمر اس کی زبان پر رہا وفات کے وقت وہ اسے کہاں بھلا سکتا تھا۔ جو کچھ انسان ساری عمر کھایا کرتا رہا جو وہی اسے وفات کے وقت بھی یاد آتا ہے۔ پھر جس کی عمر کا مشغلہ ہی یاد الٰہی ہو اور زندگی بھر جس کی روحانی غذا ہی ذکر الٰہی ہو وہ وفات کے وقت اور کسی چیز کو کب یاد کر سکتا ہے۔

مجھے میرا مولا پیارا ہے اور مجھے محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیارا ہے کیونکہ وہ میرے مولا کا سب سے بڑا عاشق اور دلدادہ ہے اور جسے جس قدر میرے رب سے زیادہ اُلفت ہے مجھے بھی وہ اُسی قدر عزیز ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(سیرت النبی ص۵۶، ص۵۷ ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

حرف آخر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احقر الغلمان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

صدر بزم آسمان و حجۃ اللہ بر زمیں
ذات خالق را نشانے بس بزرگ و استوار
ہر رگ و تار وجودش خانۂ یار ازل
ہر دم و ہر ذرہ اش پُر از جمال دوستدار
حسن روئے او بہ از صد آفتاب و ماہتاب
خاک کوئے او بہ از صد نافۂ مشک تتار

ترجمہ:۔ وہ آسمان والوں کی مجلس کا صدر ہے اور زمین پر خدا کی حجت ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کا بہت بڑا اور محکم نشان ہے اس کے وجود کا ہر ایک رگ و ریشہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے اس کا ہر ایک سانس اور ہر ایک ذرہ محبوب حقیقی کے جمال سے پُر ہے۔ اس کے چہرے کا حسن صدہا سورجوں اور چاندوں سے بڑھ کر ہے۔ اس کی گلی کی مٹی تاتار کے مشک کے صدہا نافوں سے بہتر ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ

اعلان تعطیل

مورخہ ۶ دسمبر بمطابق ۱۲ ربیع الاول کو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقع پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی لہذا جمعرات ۶ دسمبر کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

کیا آپ جانتے ہیں.....؟
کپڑوں کی بہترین دھلائی کے لئے
خالص مصالحہ جات، خالص تیل سرسوں۔ کولہو
ٹیلیفون سوپ (رجسٹرڈ) (ایکسپی) احمد گرائنڈنگ مشین
پروپرائٹر حاجی شیخ نذیر احمد
چیمہ مارکیٹ، ریلوے روڈ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبوب مفید انٹھرا ۳۰/- ، اکسیر اولاد نرینہ ۳۵/- ، معجون عشق ۶۰/- ، تریاق بواسیر ۱۵/- ، اکسیر یا ثیوریا ۶/- ،

تریاق معدہ ۱۲/- ، تریاق دمہ ۲۰/- ، روشن کاجل ۲/۵۰ ، سرمہ جواہر ۳/- ، پیام نور ۱۴/- ،

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ

فون :- 6374

قادیان کا قدیمی

محبوب کاجل

جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔

عبدالقادر بی ناصر اینڈ سنز صاحب
گول بازار ربوہ

ٹکٹ :- شاہد شاپنگ سنٹر
بالمقابل سب تحصیل - اقصیٰ روڈ - ربوہ

جاپان میں کاروبار کے متمنی حضرات متوجہ ہوں!

جاپان سے دنیا کے ہر ملک میں اشیاء نئی اور ری کنڈیشنڈ کاروں کی امپورٹ کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں

Minnochan CORPORATION

3-12-2-101 SHIMOMEGURO- MEGURO KU
TOKYO-153 JAPAN.
CABLE. MINOCHANN TOKYO

آنکھ اور نظر

کے متعلق نہایت مفید رسالہ، جس میں نظر کی کمزوری، آنکھوں کی پرانی سوزش، پیرنگ کٹار، ککرے، السر (پھولا) ناخونہ، دھند، سفیدی، بھینگا پن، دو نظری، آنکھ کے زخم، چوٹ اور ناسور Eye Flood وغیرہ کے متعلق مفید نسخے درج ہیں، آنکھ کے معالجین، مریضوں اور متعلقین کیلئے ضرور منگوائیں "آئیز کیور گائیڈ"

EYES CURE GUIDE

صرف دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ فون 606-607

قدرتی نعمت
قدرتی مٹھاس
قدرتی توانائی
پاکستان میں

تازہ پھلوں کے باغات کے وسیع ترین سلسلہ سے

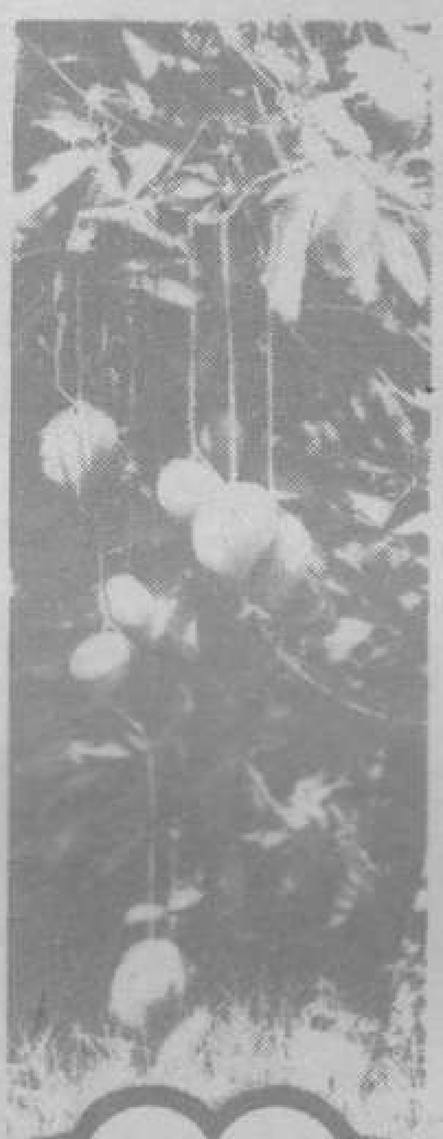

شیزان قدرت کی پیدا کردہ نعمتیں یکجا کر کے آپ کی توانائی و تازگی کے لئے فوڈ پراڈکٹس کا ایک وسیع انتخاب پیش کرتا ہے۔

- اسکواش
- کارڈیل
- مارملیڈ
- چٹنی
- شربت
- جام
- پکلز
- مربہ جات
- جوس
- جیلی
- اچار
- مٹر

شیزان

آپ کی زندگی کے لذیز لمحے

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ - لاہور - کراچی

adcom 397-44-82

سرمہ طفیل ۱۱/- روپے کورس ۳ شیشی

عرق نور ۲۰/- روپے بمعہ ڈبی	**مفید معدہ** ۶/- ۱۲/- روپے
اکسیر کثرت پیشاب چھوٹی ۱۵/- بڑی شیشی ۲۵/-	**حب بواسیر** قیمت : ۴ گولی ۲۸/-
بیوٹی سفوف ۱۵/- روپے	**جبوب اکسیر انٹھرا** ۳۶/- روپے
جبوب صندلین ۶/۵۰ روپے	**اکسیر تجفیر معدہ** ۲۵/- روپے
اکسیر کھانسی و نزلہ سیرپ ۶/۵۰ روپے	**ہاضمینا سیرپ** ۵/۵۰ روپے

بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام تفصیلی لٹریچر مفت حاصل کریں۔ صحیح تشخیص، ہمدردانہ مشورہ۔ مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے اور فیس نہیں لی جاتی

دواخانہ حکیم محمد طفیل ربوہ (سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل جوہی)
معرفت کوثر کلاتھ ہاؤس اندرون گلی - گول بازار - ربوہ

رہائشی منصوبہ نزد البیت اقصیٰ ربوہ

مجید ٹاؤن

- باقاعدہ منظور شدہ
- ہر نقص سے پاک

چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ

پنیار ٹاؤن

نزد فیکٹری ایریا - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط
دانت
- جدید ترین طریقہ سے بغیر تاروں کے لگائے جاتے ہیں
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونیکا علاج کیا جاتا ہے

نزد بیت الاقصیٰ ربوہ
شریف ڈینٹل کلینک
فون 543
نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے
شبیر آپٹیکل سروس

ربوہ میں آپکے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالمنان ناصر ابن
میاں عبدالسلام صاحب
نزد جمال بیکری گولبازار ربوہ
فون ۵۴۹ / ۵۵۰

ھوالناصر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
ایرکنڈیشنڈ
فون: 685511
: پروپرائیٹرز :
میاں عبداللطیف شاہ کوٹی
~ اینڈ سنز ~
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹

چمپا کریم
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

دانتوں مسوڑوں کے کورسز

اردو نام	INTER NATIONAL NAME	
اینٹی پائیوریا	Anti Pyorrhea	15-00
اینٹی کریز	Anti Caries	15-00
پائیوریا منجن	Pyorrhea Powder	6-00

تمام کورسز ملک بھر کے دوا فروشوں سے طلبیں لٹریچر فری
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

مشہور منجن
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

رعایتی کرایہ
آزمائش شرط ہے
کیپیٹل پی
صوفہ سیٹ
کرسیاں اور کراکری
شامیانے
قالین
نئے سامان کے لئے
ٹینٹ سروس
سادات
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
عورتوں اور بچوں کے امراض کیلئے
المبارکہ میٹرنٹی ہوم
المبارکہ
ڈگری کالج روڈ دارالعلوم غربی

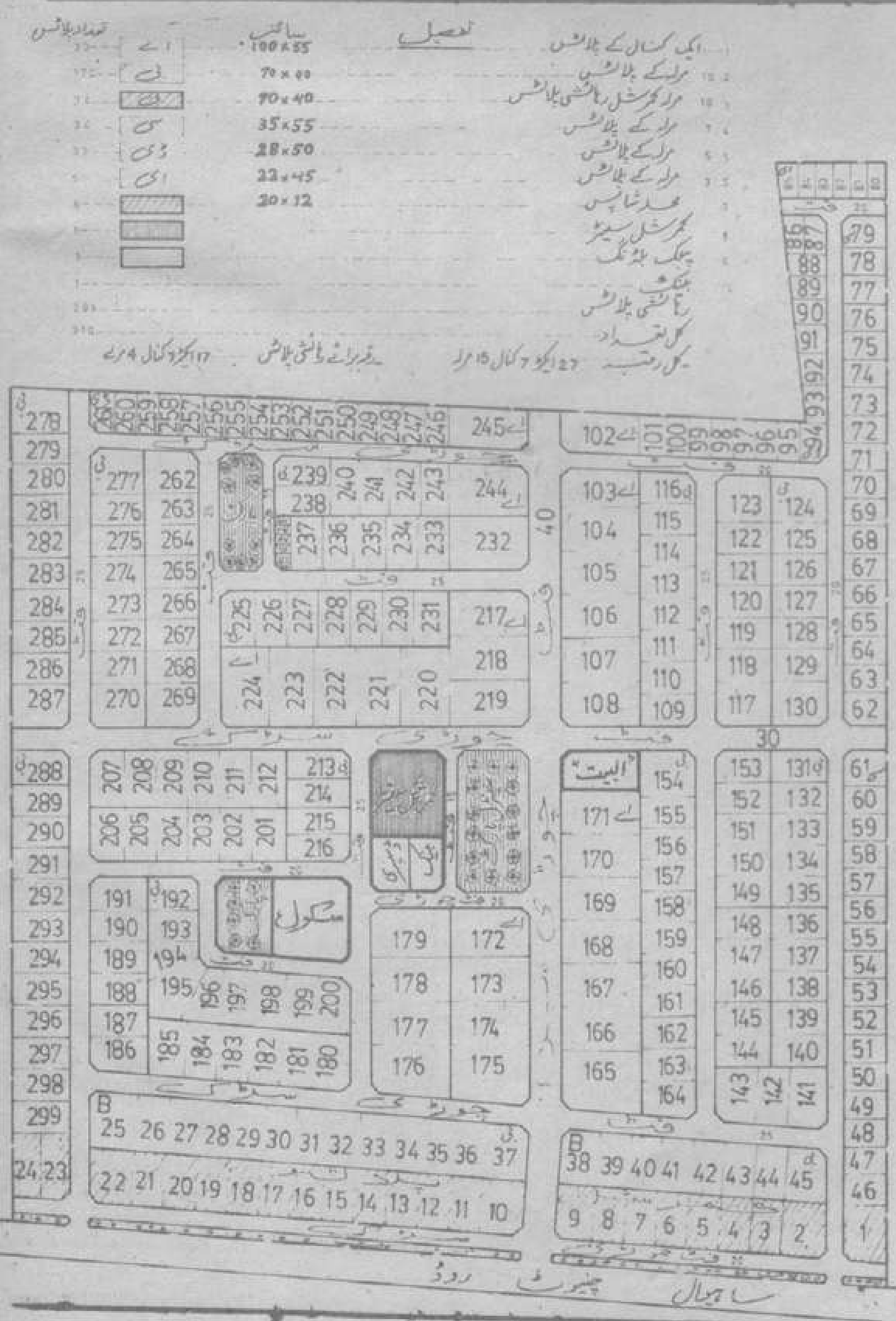

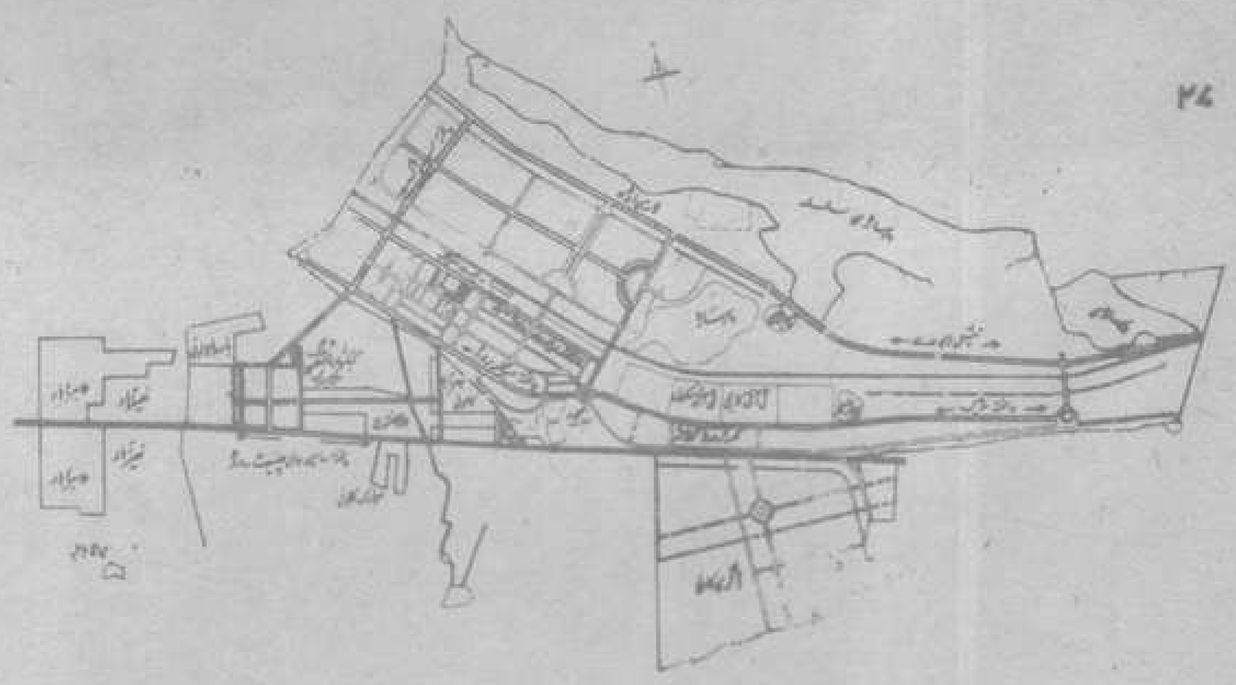

ڈیپارٹمنٹ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ حکومت پنجاب سے منظور شدہ

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ

تحفظ ڈیولپمنٹ کیلئے سکیم کے ۲۰ فیصد پلاٹ گورنمنٹ کی تحویل میں

حق شفعہ سے جبراً فوری رجسٹری فوری قبضہ ہر قسم کے جھگڑوں سے پاک مکمل تحفظ کی ضمانت

حدود میونسپلٹی میں پختہ ساہی وال چنیوٹ روڈ پر اونچے اور پرفضا مقام پر واقع ضروریات زندگی کی تمام سہولتوں کیساتھ
جو کہ قصبہ سے چار فرلانگ مغرب کی جانب بطرف ربوہ دارالرحمت سے دو فرلانگ اپنی طرز کی واحد ہاؤسنگ سکیم

کہکشاں اب نئی چک وک اور مزید سہولتوں کیساتھ آپ کی خدمت میں ہیں۔ پختہ سڑکیں مکمل ہو گئیں اور کہکشاں کا پورے ربوہ کیساتھ پختہ سڑکوں کا رابطہ قائم ہو گیا۔ بجلی کی ترسیل کا کام شروع ہے اس کے ساتھ ہی ڈرینج سسٹم مہیا کر دیا جائے گا۔ سوئی گیس کا بدل فوری طور پر لائف گیس کنکشن حاصل کیجئے۔ پہلے آئیں اور پہلے اپنی پسند کے پلاٹس حاصل کر کے باذوق افراد کے حلقہ میں شامل ہوں۔ موقع پر تشریف لائیں اور کہکشاں کی خوبصورتی خود ملاحظہ فرمائیں۔ ادائیگی آسان کہکشاں ویلفیئر سروس جاری ہے۔ موقع پر صرف ۵ منٹ میں پہنچ سکتے ہیں۔ سائٹ دیکھنے گاڑی کی سہولت ہے۔

سہولتیں:- ۱۔ تمام کول کی پختہ سڑکیں ۲۔ بجلی کی سپلائی ۳۔ ڈرینج سسٹم ۴۔ پبلک ٹیلی فون ۵۔ انفرادی ٹیلیفون کنکشن ۶۔ گیس ۷۔ سڑکوں سایہ دار درخت ۸۔ پانی نہایت میٹھا اور صحت بخش ۹۔ البیت ۱۰۔ سکول ۱۱۔ ڈسپنسری ۱۲۔ بنک ۱۳۔ کمرشل سنٹر ۱۴۔ محلہ شاپس ۱۵۔ کھیل کے میدان اور پارک ۱۶۔ کمرشل پلاٹس ۱۷۔ ۳، ۵، ۷، ۱۰ مرلہ اور کنال کے رہائشی پلاٹس ۱۸۔ نقد اور آسان اقساط ۱۹۔ تعمیر کیلئے ہاؤس بلڈنگ فنانس سے قرضہ کی سہولت ۲۰۔ خوبصورت اور جدید مکانوں کے نقشے مفت حاصل کریں۔

کہکشاں کالونی مکانوں کی تعمیر کیلئے بالکل تیار ہے۔ ٹاؤن کمیٹی سے باضابطہ نقشہ پاس کروا کر دینا ہماری ذمہ داری ہے۔

خوبصورت پلاننگ اور احساس آسائش کا یہ حسین امتزاج صرف کہکشاں میں ہی آپ کمال درجہ پر محسوس کریں گے۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اتنی سہولتوں کے ساتھ اس سے سستی زمین آپ کہیں اور حاصل نہیں کر سکتے۔

مزید تفصیلات کیلئے

العارف اسٹیٹس ڈیولپرز ربوہ
گولبازار فون آفس: ۴۹۸
فون آفس: ۴۷۸

پبلشر: مسعود احمد طابع: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت چار روپے